تم کب توبہ کروگے؟

اَيُّهَا المُقَصِّر مَتٰى تَتُوبُ

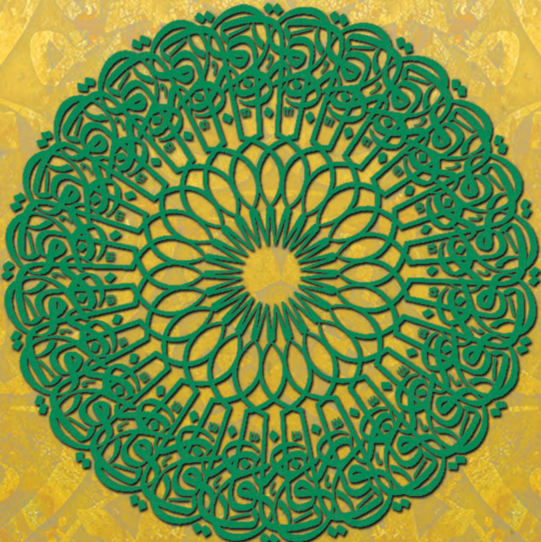

eBook

اَیُّهَا الْمُقَصِّرُ

مَتٰی تَتُوْبُ؟

تم کب توبہ کروگے؟

کتاب ------------- اَیُّھَا الْمُقَصِّرُ مَتٰی تَتُوْبُ؟
تالیف ------------- نامعلوم
ناشر ------------- الہدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ایڈیشن ------------- اوّل
ISBN ------------- 978-969-8665-83-8
تعداد ------------- 10,000
تاریخ اشاعت ---------- ستمبر 2015ء
قیمت -------------

ملنے کے پتے

اسلام آباد
7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان
فون: +92-51-4866130-1 +92-51-4866125-9
salesoffice.isb@alhudapk.com

کراچی
30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی، پاکستان
فون: +92-21-34169588 +92-21-34169557

امریکہ
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-480-234-8918 +1-817-285-9450
www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-647-869-6679 +1-905-624-2030
www.alhudainstitute.ca

برطانیہ
14 Wangey Road Chadwell Heath
Essex RM6 4AJ London UK
فون: +44-78-8979-0369 +44-20-8599-5277
alhudaproducts.uk@gmail.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَيُّهَا الْمُقَصِّرُ مَتٰى تَتُوْبُ؟

اَلْمُقَدِّمَةُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى، وَصَلَاةً وَسَلَامًا عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِهِ الْمُجْتَبٰى...

اَمَّا بَعْدُ:

فَاِنَّ التَّوْبَةَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى نُوْرٌ يَتَلَاْلَاُ وَسْطَ ظَلَامِ الْمَعْصِيَةِ الْحَالِکِ، وَبَرِيْقٌ يَلُوْحُ فِى الْاُفُقِ فَيُغْرِى الْعُصَاةَ بِالرُّجُوْعِ اِلٰى رَبِّهِمْ، وَيُزَيِّنُ لَهُمُ الْكُفَّ عَنِ الْعِصْيَانِ.

وَمَا زَالَتِ التَّوْبَةُ تُنَادِى الْعُصَاةَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ:

اَنْ هَلُمُّوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ، اَقْبِلُوْا عَلٰى رَبِّكُمْ؛ فَاِنَّ رَحْمَتَهٗ وَاسِعَةٌ، وَفَضْلَهٗ عَظِيْمٌ، وَفَرَحَهٗ بِالتَّائِبِيْنَ لَيْسَ لَهٗ مُنْتَهٰى ﴿وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الشورٰى:25)

فَيَا اَيُّهَا الْعَاصِى! تُبْ اِلٰى رَبِّکَ، وَابْکِ عَلٰى خَطِيْئَتِکَ!

وَيَا اَيُّهَا الْمُقَصِّرُ، تُبْ اِلٰى رَبِّکَ مِنْ تَقْصِيْرِکَ، وَاسْاَلْهُ الْعَفْوَ وَالْغُفْرَانَ.

وَيَا اَيُّهَا الْمُطِيْعُ، تُبْ اِلٰى رَبِّکَ مِنْ رُؤْيَتِکَ لِطَاعَتِکَ، وَاِدْلَالِکَ بِعَمَلِکَ وَغَفْلَتِکَ عَنْ عُيُوْبِکَ.

اے کوتاہی کرنے والے! تم کب توبہ کروگے؟

مقدمہ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور وہ کافی ہے اور درود وسلام ہو اس کے چنے ہوئے نبی اور اس کے منتخب کیے ہوئے رسول پر۔

امابعد!

یقیناً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا ایک ایسا نور ہے جو نافرمانی کے انتہائی سیاہ اندھیروں کے درمیان چمک رہا ہے اور یہ ایک ایسی چمک ہے جو آسمان کے کنارے میں چمک رہی ہے پس یہ نافرمان لوگوں کو اکساتی ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں اور ان کے لیے نافرمانی سے باز آنے کو مزین کر رہی ہے۔

اور توبہ ہمیشہ سے ہی نافرمان اور کوتاہی کرنے والوں کو آواز دیتی رہی ہے:

کہ اپنے خالق کی طرف آجاؤ، اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ اس کی رحمت وسیع ، ہے اس کا فضل عظیم ہے اور توبہ کرنے والوں پر اللہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں۔

’’اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو‘‘۔

تو اے نافرمان! اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کر اور اپنے گناہوں پر رو۔

اور اے کوتاہی کرنے والے! اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی کوتاہی سے توبہ کر اور اس سے درگزر اور بخشش کا سوال کر۔

اور اے فرماں بردار! اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کر (اس بات سے) جو تم اپنی اطاعت کو ملحوظ رکھتے ہو۔ اور جو تم اپنے عمل پر مان اور غرور کرتے ہو اور اپنے عیبوں سے غفلت برتتے ہو۔

﴿وَتُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور:31)

وَهٰذِهِ الصَّفَحَاتُ. اَخِى الْمُسْلِمَ الْمُوَفّقَ. قُطُوفٌ مُخْتَارٌ وَّثِمَارٌ يَانِعَةٌ فِى فَضْلِ التَّوْبَةِ وَاَحْكَامِهَا وَثَمَرَاتِهَا وَبَعْضِ قِصَصِ التَّائِبِيْنَ، نَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَكُوْنَ عَوْنًا لِكُلِّ مُسْلِمٍ عَلٰى سُلُوْكِ طَرِيْقِ التَّوْبَةِ، اِنَّهُ خَيْرٌ مَسْؤُوْلٌ، وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

النَّاشِرُ

’’اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مومنو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ‘‘۔

اے میرے توفیق دیے ہوئے مسلمان بھائی! یہ صفحات پسندیدہ توڑے ہوئے اور پکے ہوئے پھل ہیں جن میں توبہ کی فضیلت اور اس کے احکام اور اس کے نتائج اور ثمرات اور توبہ کرنے والوں کے بعض واقعات ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں کہ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے توبہ کے راستے پر چلنے میں مددگار بن جائے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی خیر ہے جس کا سوال کیا جانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ بہترین دوست اور بہترین مددگار ہے۔

الناشر

نِعَمُ التَّوْبَةِ

اَخِی الْحَبِیْبَ: اَلنَّاسُ مُنْذُ خُلِقُوْا لَمْ یَزَالُوْا مُسَافِرِیْنَ؛ فَالدُّنْیَا لَیْسَتْ وَطَنًا وَلَا مُقِرًّا، بَلْ هِیَ مُعَبَّرٌ وَمُمَرٌّ... وَلَا یَنْتَهِی السَّفَرُ اِلَّا بِالْقُدُوْمِ عَلَی اللّٰهِ، فَمَنْ اَحْسَنَ فِیْ سَفَرِهٖ کُوْفِئَ بِالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ فِی الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَسَاءَ فِیْ سَفَرِهٖ جُوْزِءَ بِالْعَذَابِ الْاَلِیْمِ فِیْ جَهَنَّمَ... فَالسَّعِیْدُ مَنْ تَاَهَّبَ لِهٰذَا السَّفَرِ وَاسْتَعَدَّ لَهُ، وَاتَّخَذَ لَهُ زَادًا مِنَ التَّقْوٰی وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَالشَّقِیُّ مَنْ ضَیَّعَ عُمْرَهُ فِی الْغَفْلَةِ وَالْمَعْصِیَةِ، فَکَانَ قُدُوْمُهُ عَلٰی رَبِّهٖ قُدُوْمَ الْعُصَاةِ وَالْمُذْنِبِیْنَ وَالْمُجْرِمِیْنَ.

وَالْعَبْدُ فِیْ سَفَرِهٖ اِلَی اللّٰهِ لَا بُدَّ اَنْ یَقَعَ مِنْهُ مَا لَا یُحْمَدُ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ؛ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ غَیْرُ مَعْصُوْمٍ، وَهُوَ دَائِمُ النِّسْیَانِ وَالْغَفْلَةِ...

وَلَمَّا کَانَتِ الْمَعَاصِیْ سَبَبَ سُخْطِ اللّٰهِ عَلَی الْعَبْدِ وَاِنْزَالِ الْعُقُوْبَةِ بِهٖ، لَمْ یَتْرُکِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَهُ اَسْرٰی لِلْمَعْصِیَةِ وَعُرْضَةً لِلْحَیْرَةِ وَالْقَلَقِ، بَلْ اَنْعَمَ عَلَیْهِمْ بِنِعْمَةٍ عُظْمٰی، وَمَنَّ عَلَیْهِمْ بِمِنَّةٍ کُبْرٰی، وَهِیَ اَنْ فَتَحَ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ، وَلَوْ لَا اَنْ وَفَّقَ اللّٰهُ عِبَادَهُ اِلَی التَّوْبَةِ، وَاَنْعَمَ عَلَیْهِمْ بِقُبُوْلِهَا؛ لَوَقَعَ الْعِبَادُ فِیْ حَرَجٍ شَدِیْدٍ، وَاَصَابَهُمُ الْیَاْسُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ، وَقَصُرَتْ هِمَمُهُمْ عَنْ طَلَبِ الْقُرْبِ مِنْ رَبِّهِمْ، وَانْقَطَعَ رَجَاؤُهُمْ مِنَ الْعَفْوِ وَالصَّفْحِ وَالْمُسَامَحَةِ.

توبہ کے انعامات

اے میرے پیارے بھائی!

جب سے لوگ پیدا کیے گئے ہیں وہ مسلسل سفر کر رہے ہیں، دنیا نہ تو وطن ہے اور نہ ہی ٹھہرنے کی جگہ۔ بلکہ یہ ایک پل اور گزرگاہ ہے۔۔ اور یہ سفر اللہ تعالیٰ کی طرف آنے پر ہی ختم ہوتا ہے، تو جس نے اپنے سفر میں اچھا انداز اختیار کیا اس کو جنت میں ہمیشہ کی نعمتوں کا بدلہ دیا جائے گا اور جس نے اپنے سفر میں برانداز اختیار کیا اس کو جہنم میں دردناک عذاب کا بدلہ دیا جائے گا۔۔۔ پس خوش نصیب وہ ہے جس نے اس سفر کی تیاری کی اور اس کے لیے تقوٰی اور نیک عمل سے سامان سفر لے لے، اور بدنصیب وہ ہے جس نے اپنی عمر کو غفلت اور نافرمانی میں ضائع کر لیا تو اس کا اپنے رب کے پاس جانا، نافرمانوں، گناہ گاروں اور مجرم لوگوں کا سا جانا ہوگا۔

اور لازمی بات ہے کہ وہ بندہ جو اللہ کی طرف اپنا سفر کر رہا ہے اس سے کچھ ایسے اقوال اور افعال سرزد ہوں گے جو قابل تعریف نہیں ہوں گے کیونکہ انسان معصوم نہیں ہے اور وہ ہمیشہ بھولنے والا اور غفلت میں پڑنے والا ہے۔۔۔

اور جب کہ نافرمانیاں بندے پر اللہ کی ناراضگی اور اس پر سزا کو واقع کرنے کا باعث ہیں تو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو نافرمانی کے لیے بے کار یا پریشانی اور بے چینی کا نشانہ بنا کر نہیں چھوڑا، بلکہ ان پر ایک بہت بڑی نعمت کا انعام کیا ہے اور ان پر ایک بہت بڑا احسان جتلایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے لیے توبہ اور انابت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کو توبہ کی توفیق دیتا نہ اور اس کو قبول کر کے ان پر انعام نہ فرماتا تو بندے ضرور سخت تنگی میں پڑ جاتے اور ان کو مغفرت سے مایوسی لاحق ہو جاتی اور اپنے رب کا قرب حاصل کرنے سے ان کی ہمتیں قاصر رہ جاتیں اور عفو و درگزر اور نرمی سے ان کی امید کٹ جاتی۔

اَللّٰهُ غَفُوْرٌ تَوَّابٌ رَحِيْمٌ

وَقَدْ وَصَفَ اللّٰهُ نَفْسَهُ فِی الْقُرْاٰنِ مَا يُقَارِبُ مِائَةَ مَرَّةٍ بِاَنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، وَامْتَنَّ عَلٰى عِبَادِهِ بِالتَّوْبَةِ فِیْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاٰيَاتِ الْكَرِيْمَاتِ، قَالَ تَعَالٰى:

﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا﴾ (النساء: 27)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ﴾ (النور: 10)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (النجم: 32)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ﴾ (الاعراف: 156)

فَيَا اَخِی الْحَبِيْبَ:

بَابُ التَّوْبَةِ اَمَامَکَ مَفْتُوْحٌ يَنْتَظِرُکَ، وَطَرِيْقُ الْاَوْبَةِ مُمَهَّدٌ يَشْتَاقُ اِلَيْکَ، فَاطْرُقِ الْبَابَ، وَاسْلُکِ الطَّرِيْقَ، وَاسْاَلْ رَبَّکَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ، وَجَاهِدْ نَفْسَکَ وَاقْصُرْهَا عَلٰى طَاعَةِ رَبِّهَا وَاِذَا تُبْتَ اِلٰى رَبِّکَ وَعُدْتَّ اِلَى الْمَعْصِيَةِ مَرَّةً اُخْرٰى وَنَقَضْتَ التَّوْبَةَ فَلَا تَسْتَحْيِ مِنْ تَجْدِيْدِ التَّوْبَةِ مَرَّةً اُخْرٰى، مَهْمَا تَكَرَّرَ ذٰلِکَ مِنْکَ.

قَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا﴾ (الاسراء: 25)

اللہ بہت بخشنے والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے

اور اللہ نے قرآن میں تقریباً سو بار اپنا وصف بیان کیا ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے اور بہت ساری آیات کریمہ میں اپنے بندوں پر توبہ قبول کرنے کا احسان جتلایا ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی فرمائے اور جو لوگ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم (سیدھے راستے سے) ہٹ جاؤ، بہت زیادہ جانا“۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، کمال حکمت والا ہے“۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً آپ کا رب وسیع بخشش والا ہے“۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے“۔

تو اے میرے پیارے بھائی!

توبہ کا دروازہ تمہارے سامنے کھلا تمہارا منتظر ہے اور رجوع کرنے کا (ہموار کیا گیا) راستہ تمہارا مشتاق ہے۔ پس دروازے کو کھٹکھٹاؤ اور راستے پر چلنا شروع کر دو، اپنے رب سے توفیق اور مدد کا سوال کرو اور اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور اس کو اپنے رب کی اطاعت پر روک دو، اور جب تم نے اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کر لی اور تم دوبارہ معصیت کی طرف لوٹے اور تم نے توبہ توڑ دی تو تم دوسری دفعہ پھر نئے سرے سے توبہ کرنے سے نہ شرماؤ۔ خواہ یہ (کوتاہی اور غفلت) کتنی ہی مرتبہ تم سے سرزد کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو یقیناً وہ بار بار رجوع کرنے والوں کے لیے بے حد بخشنے والا ہے“۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾

(الزمر: 53، 54)

وَقَالَ ﷺ: لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ. (سنن ابن ماجة)

فَاَيْنَ التَّائِبُوْنَ النَّادِمُوْنَ؟

اَيْنَ الْعَائِدُوْنَ الْخَائِفُوْنَ؟

اَيْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہہ دیجئے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرماں بردار ہو جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم غلطیاں کرو حتی کہ تمہاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا''۔

تو کہاں ہیں توبہ کرنے والے، نادم ہونے والے؟

کہاں ہیں واپس لوٹنے والے، ڈرنے والے؟

کہاں ہیں رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے؟

وُجُوبُ التَّوبَةِ

التَّوبَةُ:

هِيَ الرُّجُوعُ عَمَّا يَكرَهُهُ اللّٰهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا اِلٰى مَا يُحِبُّهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا، وَاَصلُ التَّوبَةِ الرُّجُوعُ، وَيُقَالُ: مَنْ رَجَعَ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ وَخَوفًا مِنْ عَذَابِهِ فَهُوَ تَائِبٌ.

وَالتَّوبَةُ فَرضُ عَينٍ عَلٰى كُلِّ مُسلِمٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاِجمَاعِ.

اَمَّا بِالْكِتَابِ:

فَلِقَولِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَتُوبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور:31)

وَقَولِهِ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا تُوبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوبَةً نَّصُوحًا﴾ (التحریم:8)

فَفِي هَاتَينِ الْاٰيَتَينِ الْاَمرُ الصَّرِيحُ بِالتَّوبَةِ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِ التَّوبَةِ، يَدُلُّ كَذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ التَّوبَةَ لَيسَتْ خَاصَّةً بِالْعُصَاةِ وَالْمُخَلِّطِينَ؛ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ بِهَا اَهلَ الْاِيمَانِ.

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِ التَّوبَةِ كَذٰلِكَ قَولُهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ﴾ (الحجرات: 11)

حَيثُ قَسَّمَ الْعِبَادَ اِلٰى قِسمَينِ: تَائِبٌ وَظَالِمٌ، وَلَمَّا كَانَ الظُّلْمُ مُحَرَّمًا كَانَتِ التَّوبَةُ وَاجِبَةً.

توبہ کا واجب ہونا

توبہ:

یہ ایسی چیز سے رجوع کرنا ہے جس کو اللہ ظاہر اور باطن میں ناپسند کرتا ہے، ایسی چیز کی طرف پلٹ جانا جس کو وہ ظاہر اور باطن کے اعتبار سے پسند کرتا ہے اور توبہ کا اصل معنی ہے رجوع کرنا۔ کہا جاتا ہے جو اللہ سے شرم کرتے ہوئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے مخالفتوں سے واپس لوٹ گیا تو وہی توبہ کرنے والا ہے۔

اور توبہ ہر مسلمان پر کتاب، سنت اور اجماع کے دلائل سے فرض عین ہے۔

جہاں تک کتاب کی دلیل کا تعلق ہے:

تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہے: ”اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف توبہ کرو، خالص توبہ“۔

تو ان دونوں آیتوں میں تمام مومنوں کے لیے توبہ کرنے کا واضح حکم ہے اور یہ توبہ کے وجوب پر دلیل ہے اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ توبہ صرف نافرمانوں اور (نیکیاں اور گناہ) خلط ملط کرنے والوں کے لیے خاص نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی اس کا حکم دیا ہے۔

اور وہ چیز جو توبہ کے واجب ہونے پر مزید دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں“۔

یہاں سے اس نے بندوں کو دو قسموں میں بانٹ دیا: ایک توبہ کرنے والا اور ایک ظالم، جب ظلم حرام ہے تو یہ واجب ٹھہری۔

وَامَّا السُّنَةُ:

فَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِالتَّوْبَةِ فَقَالَ: یَااَیُّهَا النَّاسُ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ، فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. (رواہ مسلم)

وَامَّا الْاِجْمَاعُ:

فَقَدْ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: الْاِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلٰی وُجُوْبِ التَّوْبَةِ. (مختصر منهاج القاصدين)

وَقَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ ابْنُ تَیْمِیَةَ: وَلَا بُدَّ لِکُلِّ عَبْدٍ مِنْ تَوْبَةٍ، وَهِیَ وَاجِبَةٌ عَلَی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ. (مجموع الفتاوى)

وَقَالَ الْقُرْطِبِیُّ: وَلَا خِلَافَ بَیْنَ الْاُمَّةِ فِیْ وُجُوْبِ التَّوْبَةِ، وَاِنَّهَا فَرْضٌ مُتَعَیِّنٌ. (الجامع لأحكام القرآن)

اَخِی الْحَبِیْبَ:

مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْکَ اَنْ جَعَلَ التَّوْبَةَ فَرْضًا لَازِمًا، وَذٰلِکَ لِیَعْفُوَ عَنْکَ وَیَغْفِرَ ذُنُوْبَکَ وَیَمْحُوَ سَیِّئَاتِکَ، فَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غَنِیٌّ عَنَّا وَعَنْ طَاعَتِنَا وَاَعْمَالِنَا کَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ﴾ (الحج: 37)

فَبَادِرْ اَخِیْ بِالتَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ، وَجَدِّدِ التَّوْبَةَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَفِیْ کُلِّ وَقْتٍ، فَاِنَّ الرَّاجِعَ عَنْ ذَنْبِهِ وَالنَّادِمَ عَلَیْهِ لَا یَکُوْنُ مُصِرًّا وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ الْوَاحِدِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً!

اور جہاں تک سنت کا تعلق ہے:

تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ کا حکم دیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، بے شک میں اس کی طرف ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں‘‘۔

اور جہاں تک اجماع کا تعلق ہے:

تو ابن قدامہ نے کہا ہے: توبہ کے واجب ہونے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے: ہر بندے کے لیے توبہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور یہ پہلوں اور پچھلوں سب پر واجب ہے

اور قرطبی نے کہا ہے: امت میں توبہ کے واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور بے شک یہ فرض متعین ہے۔

میرے پیارے بھائی!

یہ اللہ تعالی کی تم پر رحمت ہے کہ اس نے توبہ کو لازمی فرض قرار دیا، یہ اس لیے ہے تا کہ وہ تم سے درگزر کرے اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے اور تمہاری برائیوں کو مٹائے، پس اللہ عز و جل ہم سے، ہماری اطاعت سے اور ہمارے اعمال سے بے نیاز ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا: ’’اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون اور لیکن اسے تمہاری طرف سے تقوی پہنچے گا‘‘۔

تو اے میرے بھائی! سچی توبہ میں جلدی کرو اور ہر روز اور ہر وقت نئی توبہ کرو، کیونکہ اپنے گناہ سے رجوع کرنے والے اور اس پر نادم ہونے والے کو اصرار کرنے والا نہیں کہتے اگرچہ وہ ایک دن میں ستر سے زیادہ دفعہ گناہ کرے!

تُبِ الْاٰنَ

التَّوْبَةُ اَخِی الْحَبِیْبَ وَاجِبَةٌ عَلَی الْفَوْرِ، بِمَعْنٰی اَنَّ تَاْخِیْرَهَا وَالتَّسْوِیْفَ بِهَا ذَنْبٌ اٰخَرُ یَحْتَاجُ اِلٰی تَوْبَةٍ، وَمَا یُدْرِیْ هَذَا الْمُسَوِّفُ الَّذِیْ یَقُوْلُ: غَدًا سَاَتُوْبُ اِنَّهٗ سَیَعِیْشُ اِلٰی غَدٍ؟ بَلْ مَا یُدْرِیْهِ اَنَّهٗ سَیَقُوْمُ مِنْ مَقَامِهٖ؟ فَاِنَّ الْمَوْتَ قَدْ یَاْتِیْ بَغْتَةً بِلَا اَسْبَابٍ وَلَا مُقَدِّمَاتٍ، وَکَمْ رَاَیْنَا اُنَاسًا مَاتُوْا فُجَاةً بِسَبَبِ تَوَقُّفٍ مُفَاجِیءٍ لِلْقَلْبِ، اَوْ بِسَبَبِ حَوَادِثٍ مُرَوِّعَةٍ، اَوْ بِاَسْبَابٍ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ... قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (لقمٰن: 34)

وَاَمَرَ سُبْحَانَهٗ بِالْمُسَارَعَةِ اِلٰی مَا یُوْجِبُ الْمَغْفِرَةَ، وَمِنْهَا التَّوْبَةُ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ: ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾ (ال عمران: 133)

وَقَالَ سُبْحَانَهٗ: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ﴾ (البقرة: 148)

وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ (آل عمران: 135)

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: وَیْلٌ لِّلْمُصِرِّیْنَ عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ.

ابھی توبہ کیجیے

اے میرے پیارے بھائی! توبہ فوراً واجب ہے جس کا مطلب ہے اس کو مؤخر کرنا اور ٹالنا ایک اور گناہ ہے جو توبہ کا محتاج ہے اور یہ ٹالنے والا جو کہتا ہے کہ کل توبہ کروں گا، کیا اسے پتا ہے کہ کل تک وہ زندہ رہے گا؟ بلکہ کیا اسے پتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ بھی سکے گا؟ کیونکہ موت اچانک بغیر اسباب کے اور بغیر ابتدائی علامات کے آجاتی ہے، ہم نے کتنے لوگ دیکھے جو اچانک حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے مر گئے، یا دلدوز حادثات کے سبب، یا ایسے اسباب کی وجہ سے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا''۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس چیز کی طرف جلدی کرنے کا حکم دیا ہے جو بخشش کو واجب کرتی ہو اور اس میں سے توبہ ہے''۔

پس اللہ سبحانہ نے فرمایا: ''اور اپنے رب کی جانب سے بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے''۔

اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ''پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو''۔

اور اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انہوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں''۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے کیے پر اصرار کرتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہوتے ہیں''۔

(رواہ احمد وصححہ الالبانی)

فَیَا اَخِی الْحَبِیْبَ:

تُبِ الْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تَتَرَاكَمَ الظُّلْمَةُ عَلٰی قَلْبِکَ، فَلَا تَسْتَطِیْعُ فَکَاکًا مِنَ الْمَعَاصِیْ.

تُبِ الْاٰنَ قَبْلَ اَنْ یَهْجُمَ الْمَرَضُ اَوِ الْمَوْتُ فَلَا تَجِدُ مُهْلَةً لِلتَّوْبَةِ.

تُبِ الْاٰنَ قَبْلَ اَنْ یَاْتِیَکَ مَلَکُ الْمَوْتِ فَتَقُوْلُ: ﴿رَبِّ ارْجِعُوْنِ﴾ فَیُقَالُ لَکَ ﴿کَلَّا﴾.

تو اے میرے پیارے بھائی!

ابھی توبہ کر و اس سے پہلے کہ تمہارے دل پر سیاہی کی کئی تہیں چڑھ جائیں تو تم نافرمانی سے کنارہ کشی کی طاقت نہ رکھ سکو۔

ابھی توبہ کر و اس سے پہلے کہ مرض یا موت حملہ کر دے پھر تم توبہ کی مہلت ہی نہ پاؤ۔

ابھی توبہ کر و اس سے پہلے کہ تمہارے پاس ملک الموت آئے تو پھر تم کہو: ”اے میرے رب مجھے واپس لوٹا“۔ تو تم سے کہا جائے: ”ہرگز نہیں“

فَضَائِلُ التَّوُبَةِ

التَّوُبَةُ فِی الُـحَقِیُقَةِ هِیَ دِیُنُ الُاِسُلَامِ وَمَنَازِلُ الُاِیُمَانِ، وَلَا یَسُتَغُنِیُ عَنُهَا الُاِنُسَـانُ فِیُ جَـمِیُـعِ مَـرَاحِـلِ حَیَاتِہٖ، فَالسَّعِیُدُ مَنُ جَعَلَهَا مُلَازِمَةً لَهُ فِیُ رِحُلَتِہٖ اِلَی اللّٰهِ وَالدَّارِ الُاٰخِرَةِ وَالشَّقِیُّ مَنُ اَهُمَلَهَا وَتَرَکَهَا وَرَاءَ ظَهُرِہٖ.

وَلِلتَّوُبَةِ فَضَائِلُ کَثِیُرَةٌ، مِنُهَا:

1-اَنَّهَا سَبَبٌ جَالِبٌ لِمَحَبَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَـلَّ...قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیُنَ وَیُحِبُّ الُمُتَطَهِّرِیُنَ﴾ (البقرة: 222)

2- اَنَّهَا سَبَبٌ لِلُفَلَاحِ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَتُوُبُـوۡٓا اِلَـی اللّٰهِ جَمِیُعًا اَیُّهَ الُمُؤۡمِنُوُنَ لَعَلَّکُمُ تُفُلِحُوُنَ﴾ (النور: 31)

3-اَنَّهَا سَبَبٌ لِقُبُوُلِ اَعُـمَـالِ الُـعَبُدِ وَالُعَفُوِ عَنُ سَیِّئَاتِہٖ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَهُوَ الَّذِیُ یَقُبَلُ التَّوُبَةَ عَنُ عِبَادِہٖ وَیَعُفُوُ عَنِ السَّیِّاٰتِ﴾ (الشوریٰ: 25)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنُ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوُبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا﴾ (الفرقان: 71)

اَیُ تُقُبَلُ تَوُبَتُهُ.

4-اَنَّهَا سَبَبٌ لِدُخُـوُلِ الُـجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ: قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَخَلَفَ مِنُ بَعُدِهِمُ خَلُفٌ اَضَـاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوُفَ یَلُقَوُنَ غَیًّا ○ اِلَّا مَـنُ تَـابَ وَاٰمَـنَ وَعَـمِـلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدُخُلُوُنَ الُجَنَّةَ وَلَا یُظُلَمُوُنَ شَیُئًا﴾ (مریم: 59، 60)

توبہ کے فضائل

حقیقت میں توبہ دین اسلام ہے اور ایمان کی منزلیں ہیں، اور انسان اپنی زندگی کے تمام مراحل میں اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ پس خوش نصیب ہے وہ جس نے اللہ اور دار آخرت کی طرف سفر کرنے میں اس کو لازم کرلیا ہے اور بد بخت ہے وہ جس نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور پس پشت ڈال دیا ہے۔

اور توبہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ یہ اللہ عزوجل کی محبت کے حصول کا سبب ہے۔۔۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ’’بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں‘‘۔

2۔ یہ نجات کا سبب ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ’’اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ‘‘۔

3۔ یہ بندے کے اعمال کے قبول کرنے اور اس کے گناہوں سے درگزر کرنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ’’اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے‘‘۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا: ’’اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیا تو یقیناً وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، سچا رجوع کرنا‘‘۔

یعنی اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔

4۔ یہ جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات کا سبب ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ’’پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کی جگہ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو وہ عنقریب گمراہی کو ملیں گے۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا‘‘۔

5-اَنَّهَا سَبَبٌ لِلْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ: قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (الاعراف:153)

6-اَنَّهَا سَبَبٌ فِیْ تَبْدِیْلِ السَّیِّئَاتِ اِلٰی حَسَنَاتٍ: قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ○ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ (الفرقان:70-68)

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ. (رواه ابن ماجة وصححه الالبانی)

7-اَنَّهَا سَبَبٌ لِکُلِّ خَیْرٍ: قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ (التوبة:3)

وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّهُمْ﴾ (التوبة: 74)

8-اَنَّهَا سَبَبٌ لِلْاِیْمَانِ وَالْاَجْرِ الْعَظِیْمِ: قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (النساء:146)

9-اَنَّهَا سَبَبٌ فِیْ نُزُوْلِ الْبَرَکَاتِ مِنَ السَّمَاءِ وَزِیَادَةِ الْقُوَّةِ: قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ﴾ (هود: 52)

10-وَمِنْ فَضَائِلِ التَّوْبَةِ اَنَّهَا سَبَبٌ فِیْ دُعَاءِ الْمَلَائِکَةِ لِلتَّائِبِیْنَ: وَذٰلِکَ

5۔ یہ بخشش اور رحمت کا سبب ہے۔

’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور جن لوگوں نے برے اعمال کیے، پھر ان کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے، اس کے بعد بے شک آپ کا رب ضرور بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے‘‘۔

6۔ یہ گناہوں کے نیکیوں میں بدل جانے کا سبب ہے۔ ’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو یہ کرے گا وہ سخت گناہ پائے گا۔ اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے‘‘۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں‘‘۔

7۔ یہ ہر بھلائی کے حصول کا سبب ہے۔ ’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اگر تم توبہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے‘‘۔

اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا: ’’پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہوگا‘‘۔

8۔ یہ ایمان اور اجرِ عظیم کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور اللہ کو مضبوطی سے تھام لیا اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ مومنوں کو جلد ہی بہت بڑا اجر دے گا‘‘۔

9۔ یہ آسمان سے برکات کے نزول اور قوت کو بڑھانے کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اسی کے آگے توبہ کرو وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کرے گا، پس تم مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو‘‘۔

10۔ توبہ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ یہ توبہ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کی دعاؤں کا باعث ہے۔ اور یہ

کَمَا قَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ﴾ (غافر:7)

11-وَمِنْ فَضَائِلِهَا اَنَّهَا طَاعَةٌ مُرَادَةٌ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَذٰلِکَ کَمَا قَالَ تَعَالٰی:

﴿وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ﴾ (النساء:27)

فَالتَّائِبُ فَاعِلٌ لِمَا یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَیَرْضَاهُ.

12-وَمِنْ فَضَائِلِهَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَفْرَحُ بِهَا: وَذٰلِکَ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ، فَاَیِسَ مِنْهَا، فَاَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا، وَقَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ، فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ، فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ“ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ. (رواہ مسلم)

13-وَالتَّوْبَةُ کَذٰلِکَ سَبَبٌ فِیْ نُوْرِ الْقَلْبِ وَاِشْرَاقِهٖ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ نُکِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ، وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو (فرشتے) عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش طلب کرتے (اور کہتے) ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے لہذا ان کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی پیروی کی اور ان کو آگ کے عذاب سے بچالے“۔

11۔ اور اس کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ یہ ایسی اطاعت ہے جو اللہ عزوجل کو مطلوب و مقصود ہے۔ اور یہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی فرمائے“۔

پس توبہ کرنے والا وہ کام کر رہا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس پر وہ راضی ہوتا ہے۔

12۔ اور اس کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس پر خوش ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اپنے بندے کی توبہ سے جس وقت وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے تمہارے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی چٹیل میدان میں اپنی سواری پر ہو، تو وہ سواری اس سے بھاگ نکلی جبکہ اس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، تو وہ اس سے مایوس ہو گیا، پھر وہ ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سائے میں لیٹ گیا، وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا ہے، تو وہ اسی حالت میں ہے کہ کیا دیکھتا ہے کہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کی لگام کو تھام لیا پھر خوشی کی شدت میں یہ کہا اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں“۔ اس نے خوشی کی شدت میں غلطی کی۔

13۔ اسی طرح توبہ دل کے نور اور اس کے چمکانے کا سبب ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بندہ جب غلطی کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اگر وہ اس سے ہٹ جائے، بخشش مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو ان (سیاہ نقطوں) میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر وہ (نقطے) غالب آ جاتے ہیں“۔ اور یہ ہے وہ زنگ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

﴿كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾

(رواه احمد والترمذی وابن ماجة وحسنه الالبانی)

فَيَا اَخِی الْحَبِيْبَ:

جَدِيْرٌ بِكُلِّ عَاقِلٍ اَنْ يُّبَادِرَ اِلٰى مَا هٰذَا فَضْلُهٗ وَتِلْكَ ثَمَرَتُهٗ...

اَخِیْ:

قَدِّمْ لِنَفْسِكَ تَوْبَةً مَرْجُوَّةً
قَبْلَ الْمَمَاتِ وَقَبْلَ حَبْسِ الْاَلْسُنِ
بَادِرْ بِهَا غَلْقَ النُّفُوْسِ فَاِنَّهَا
ذُخْرٌ وَغُنْمٌ لِلْمُنِيْبِ الْمُحْسِنِ

”ہرگز نہیں، بلکہ ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے“۔

تو اے میرے پیارے بھائی!

ہر عقلمند کو لائق ہے کہ وہ اس چیز کی طرف جلدی کرے جس کی یہ فضیلت ہے اور جس کا یہ پھل ہے۔

میرے بھائی!

اپنے لیے (اللہ کی بارگاہ میں) ایسی توبہ بھیجو جس سے امید وابستہ کی گئی ہو۔

موت سے پہلے پہلے اور زبانوں کے رک جانے سے پہلے پہلے۔

توبہ میں پہل کر لو، نفسوں کے بند ہو جانے سے پہلے پہلے۔

کیونکہ یہ ذخیرہ اور غنیمت ہے ایسے عاجزی کرنے والے کے لیے جو نیکی کرنے والے کے لیے۔

شُرُوُطُ التَّوُبَةِ الصَّادِقَةِ

هُنَاکَ شُرُوُطٌ لِلتَّوُبَةِ الصَّادِقَةِ لَا تَصِحُّ وَلَا تُقُبَلُ اِلَّا بِهَا، وَهِیَ: اَوَّلًا.

اَلُاِسُلَامُ:

فَالتَّوُبَةُ لَا تَصِحُّ مِنُ کَافِرٍ؛ لِاَنَّ کُفُرَهُ دَلِیُلٌ عَلٰی کِذُبِهِ فِیُ ادِّعَاءِ التَّوُبَةِ، وَتَوُبَةُ الُکَافِرِ دُخُوُلُهُ فِی الُاِسُلَامِ اَوَّلًا... قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَیُسَتِ التَّوُبَةُ لِلَّذِیُنَ یَعُمَلُوُنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الُمَوُتُ قَالَ اِنِّیُ تُبُتُ الُئٰنَ وَلَا الَّذِیُنَ یَمُوُتُوُنَ وَهُمُ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ اَعُتَدُنَا لَهُمُ عَذَابًا اَلِیُمًا﴾.
(النساء: 18)

ثَانِیًا-الُاِخُلَاصُ لِلّٰهِ:

فَاللّٰهُ تَعَالٰی لَا یَقُبَلُ مِنَ الُاَعُمَالِ اِلَّا مَا کَانَ خَالِصًا لَهُ وَحُدَهُ لَیُسَ لِاَحَدٍ فِیُهِ شَیُءٌ، وَقَدُ یَتُوُبُ الُاِنُسَانُ مِنَ الُمَعُصِیَةِ لِاَنَّهُ لَا یَسُتَطِیُعُ فِعُلَهَا، کَمَنُ لَا یَجِدُ ثَمَنَ الُخَمُرِ فَیَتُوُبُ مِنُ شُرُبِهَا وَفِیُ قَرَارَةِ نَفُسِهِ اَنَّهُ لَوُ وَجَدَ ثَمَنَهَا لَاشُتَرَاهَا وَشَرِبَهَا، فَهٰذَا تَوُبَتُهُ بَاطِلَةٌ لَا تَصِحُّ؛ لِاَنَّهُ لَمُ یُخُلِصُ لِلّٰهِ تَعَالٰی فِیُهَا.

قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاعُبُدِ اللّٰهَ مُخُلِصًا لَّهُ الدِّیُنَ ○ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیُنُ الُخَالِصُ﴾
(الزمر: 2، 3)

وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّمَا الُاَعُمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِکُلِّ امُرِیءٍ مَا نَوٰی.
(متفق علیه)

سچی توبہ کی شرائط

سچی توبہ کی کچھ ایسی شرائط ہیں کہ جن کے بغیر نہ وہ صحیح ہوتی ہے اور نہ قبول کی جاتی ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

1۔ اسلام:

کافر کی توبہ درست نہیں کیونکہ اس کا کفر ہی اس کے توبہ کے دعوے کو جھٹلانے پر دلیل ہے، کافر کی توبہ یہی ہے کہ وہ سب سے پہلے اسلام میں داخل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور توبہ ان لوگوں کی نہیں جو برے کام کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے بے شک میں نے اب توبہ کر لی اور نہ ان لوگوں کی ہے جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہوتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے‘‘۔

2۔ خالص اللہ کے لیے توبہ کرنا۔

پس اللہ تعالیٰ اعمال میں سے نہیں قبول کرتا مگر جو اس اکیلے کے لیے خالص ہو، کسی کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو اور کبھی انسان گناہ سے توبہ اس لیے کر لیتا ہے کیونکہ وہ اس کو کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جیسے کسی کے پاس شراب کے لیے پیسے نہ ہوں، تو وہ پینے سے توبہ کر لیتا ہے حالانکہ اس کے دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگر اس کے پاس قیمت ہوتی تو وہ اس کو خرید کر پیتا تو اس کی یہ توبہ باطل ہے اور صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ کے لیے اس نے اس توبہ میں اخلاص نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’پس اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہو۔ خبردار! خالص دین صرف اللہ ہی کا حق ہے‘‘۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی‘‘۔

وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ الْفَارُوْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَمَلِىْ كُلَّهُ صَالِحًا، وَاجْعَلْهُ لِوَجْهِكَ خَالِصًا، وَلَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ فِيْهِ شَيْئًا.

ثَالِثًا-اَلْاِقْلَاعُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ:

فَلَا تُتَصَوَّرُ صِحَّةُ التَّوْبَةِ مَعَ الْاِقَامَةِ عَلَى الْمَعَاصِىْ حَالَ التَّوْبَةِ... اَمَّا اِذَا عَاوَدَ الذَّنْبَ بَعْدَ التَّوْبَةِ، وَقَدْ تَوَفَّرَتْ فِى التَّوْبَةِ شُرُوْطُهَا، وَمِنْهَا الْاِقْلَاعُ عَنِ الذَّنْبِ؛ فَلَا تَبْطُلُ تَوْبَتُهُ الْمُتَقَدِّمَةُ، وَلٰكِنَّهُ يَحْتَاجُ اِلٰى تَوْبَةٍ اُخْرٰى... وَهٰكَذَا.

قَالَ النَّوَوِىُّ: وَاِذَا تَابَ تَوْبَةً صَحِيْحَةً بِشُرُوْطِهَا، ثُمَّ عَاوَدَ الذَّنْبَ؛ كُتِبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الذَّنْبُ الثَّانِىْ وَلَمْ تَبْطُلْ تَوْبَتُهُ. (شرح صحيح مسلم)

وَقَالَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَةَ: وَاِذَا تَابَ تَوْبَةً صَحِيْحَةً غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ، فَاِنْ عَادَ اِلَى الذَّنْبِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَتُوْبَ، وَاِذَا تَابَ قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ اَيْضًا. (مجموع فتاوى شيخ الاسلام)

رَابِعًا-اَلْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ:

اِذْ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَتُوْبَ الْمَرْءُ مِنْ شَىْءٍ لَا يَعُدُّهُ ذَنْبًا، كَالَّذِىْ يَبْتَدِعُ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا لَيْسَ مِنْهُ، فَاِنَّهُ لَا يَعُدُّ بِدْعَتَهُ ذَنْبًا، بَلْ اِنَّهُ يَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِهَا...

اور فاروق عمر بن خطاب کی دعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے تھے: اے اللہ! میرے تمام اعمال کو نیک کر دے، اور اپنے چہرے کے لیے خالص کر دے، اور کسی کے لیے بھی اس میں کوئی حصہ نہ بنانا۔

3۔ معصیت سے کنارہ کش ہو جانا۔

تو توبہ کی حالت میں گناہوں پر قائم رہتے ہوئے توبہ کے صحیح ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا.... اور رہی یہ صورت کہ توبہ کرنے کے بعد گناہ کا دوبارہ ارتکاب کرے جب کہ اس کی توبہ میں شرطیں پائیں گئیں تھیں، اور ان میں سے یہ بھی تھا کہ وہ گناہ سے کنارہ کش ہو جائے، تو اس کی سابقہ توبہ باطل نہیں ہوگی مگر اس کو ایک اور توبہ کی ضرورت ہوگی اور اسی طرح ہوتا رہے گا۔

نووی کہتے ہیں: جب انسان شرطوں کے ساتھ صحیح توبہ کر لے، پھر دوبارہ گناہ کرے، تو دوسرا گناہ لکھا جائے گا، اور اس کی توبہ باطل نہیں ہوگی۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں: جب وہ صحیح توبہ کر لے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اگر وہ گناہ کی طرف دوبارہ لوٹے تو اس کو دوبارہ توبہ کرنا ہوگی اور جب وہ توبہ کرے گا اللہ تعالی اس کی توبہ کو پھر قبول کر لے گا۔

4۔ گناہ کا اقرار کرنا۔

کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آدمی کسی ایسی چیز سے توبہ کرے، جس کو وہ گناہ ہی شمار نہیں کر رہا۔ اس آدمی کی طرح جو اللہ عز وجل کے دین میں ایک ایسا مسئلہ ایجاد کر لیتا ہے جو دین میں نہیں ہے، وہ اپنی بدعت کو گناہ شمار ہی نہیں کرتا، بلکہ وہ تو بدعت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کر رہا ہوتا ہے....

وَفِیْ حَدِیُثِ الْاِفُکِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهَا:

اَمَّا بَعُدُ یَاعَائِشَةُ، اِنَّهُ قَدُ بَلَغَنِیُ عَنُکِ کَذَا وَکَذَا، فَاِنُ کُنُتِ بَرِیُئَةً فَسَیُبَرِّئُکِ اللّٰهُ، وَاِنُ کُنُتِ اَلُمَمُتِ بِذَنُبٍ فَاسُتَغُفِرِی اللّٰهَ وَتُوُبِیُ اِلَیُهِ؛ فَاِنَّ الُعَبُدَ اِذَا اعُتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیُهِ. (متفق علیه)

وَمِنُ هُنَا کَانَتِ الُمَعُصِیَةُ اَقَلَّ خُطُوُرَةً مِنَ الُبِدُعَةِ، لِاَنَّ الُمَعُصِیَةَ یُتَابُ مِنُهَا فِی الُغَالِبِ، اَمَّا الُبِدُعَةُ فَلَا یُتَابُ مِنُهَا فِی الُغَالِبِ.

خَامِسًا-اَلنَّدُمُ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوُبِ:

وَهٰکَذَا الُمُخَالَفَاتُ، وَلَا تُتَصَوَّرُ التَّوُبَةُ اِلَّا مِنُ نَادِمٍ خَائِفٍ وَجِلٍ مُشُفِقٍ عَلٰی نَفُسِهِ مِمَّا حَصَلَ مِنُهُ، وَلِذٰلِکَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلنَّدُمُ تَوُبَةٌ .
(رواہ احمد وابن ماجة وصححه الالبانی)

سَادِسًا-رَدُّ الُمَظَالِمِ اِلٰی اَهُلِهَا:

اِنُ کَانَتِ الُمَعُصِیَةُ مُتَعَلِّقَةً بِحُقُوُقِ الُاٰدَمِیِّیُنَ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنُ کَانَتُ لَهُ مَظُلَمَةٌ لِاَحَدٍ مِنُ عِرُضٍ اَوُ شَیُءٍ، فَلُیَتَحَلَّلُهُ مِنُهُ الُیَوُمَ، قَبُلَ اَلَّا یَکُوُنَ دِیُنَارٌ وَلَا دِرُهَمٌ، اِنُ کَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنُهُ بِقَدُرِ مَظُلَمَتِهِ، وَاِنُ لَمُ تَکُنُ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنُ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَیُهِ. (رواہ البخاری)

سَابِعًا-وُقُوُعُ التَّوُبَةِ قَبُلَ الُغَرُغَرَةِ:

وَالُغَرُغَرَةُ هِیَ عَلَامَةٌ مِنُ عَلَامَاتِ الُمَوُتِ، تَصِلُ فِیُهَا الرُّوُحُ اِلَی الُحُلُقُوُمِ

اور واقعہ افک سے متعلق حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا:

اے عائشہ! مجھے تمہاری جانب سے اس اس طرح کی بات پہنچی ہے اگر تم پاک ہو، تو اللہ تمہیں پاک کرنے کا اعلان کر دے گا، اور اگر تم کسی گناہ کی مرتکب ہوئی ہو تو اللہ سے بخشش طلب کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، کیونکہ جب بندہ اقرار کر لے پھر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اور یہاں سے یہ پتا چلا کہ نافرمانی کا خطرہ بدعت سے کم ہے کیونکہ اکثر نافرمانی سے توبہ کر لی جاتی ہے اور جہاں تک بدعت کا تعلق ہے تو اکثر اس سے توبہ نہیں کی جاتی۔

5۔ جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں ان پر ندامت کا اظہار۔

اور اسی طرح جو (اللہ اور اس کے رسول کی) مخالفتیں ہوئیں ہیں۔ (ان میں) توبہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا مگر اس آدمی کی طرف سے جو نادم ہو، ڈرنے والا ہو، خوفزدہ ہو، اپنے نفس پر اس چیز سے ڈرتا ہو جو اس سے سرزد ہوئی ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نادم ہونا توبہ ہے“۔

6 ۔ لوگوں کے مارے گئے حقوق ان کو واپس لوٹانا۔

اگر معصیت کا تعلق آدمیوں کے حقوق کے ساتھ ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے آج ہی وہ اس سے معاف کرا لے اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی دینار ہو گا نہ درہم۔ اگر اس کا نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے بقدر اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیے جائیں گے“۔

7۔ توبہ حلق میں روح کے اٹکنے سے پہلے واقع ہو۔

اور موت کی علامتوں میں سے ایک علامت گلے میں روح کا پھنسنا ہے، اس میں روح حلق تک پہنچ جاتی ہے۔

فَلَا بُدَّ اَنْ تَكُوْنَ التَّوْبَةُ قَبْلَ الْمَوْتِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ:

﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ (النساء:18)

وَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.

(رواه الترمذی واحمد وصححه النووی)

اَخِى الْحَبِيْبَ:

خُذْ مِنْ شَبَابِکَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَالْهَرَمِ
وَبَادِرِ التَّوْبَةَ قَبْلَ الْفَوْتِ وَالنَّدَمِ
وَاعْلَمْ بِاَنَّکَ مَجْزِىٌّ وَمُرْتَهَنٌ
وَرَاقِبِ اللّٰهَ وَاحْذَرْ زَلَّةَ الْقَدَمِ

لِاَنَّ الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا اٰمَنَ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ وَتَيَقَّنُوْا بِقُرْبِ قِيَامِ السَّاعَةِ، وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ وَالْاِيْمَانَ عِنْدَ ذٰلِکَ لَا تَنْفَعُ... قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ سَبْعُوْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ، لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ، وَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَوْمَ يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّکَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِىْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ (رواه الترمذی وابن ماجة واحمد)

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِىْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِىْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. (رواه مسلم)

تو ضروری ہے کہ توبہ موت سے پہلے ہو، جیسے اللہ سبحانہ نے فرمایا:

’’اور توبہ ان لوگوں کی نہیں جو برے کام کرتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے بے شک میں نے اب توبہ کر لی اور نہ ان کی ہے جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہوتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے‘‘۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کی روح حلق میں نہ اٹک جائے‘‘۔

میرے پیارے بھائی!

موت اور بڑھاپا آنے سے پہلے اپنی جوانی سے اخذ کر لو،
محروم اور شرمندہ ہونے سے پہلے توبہ کر لو۔
جان لو کہ تم بدلہ پانے والے اور گروی رکھے ہوئے ہو،
اللہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور پاؤں کے پھسلنے سے احتیاط کرو۔

کیونکہ جب سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا تو تمام لوگ ایمان لے آئیں گے اور ان کو پکّا یقین ہو جائے گا کہ قیامت قریب آ گئی، لیکن اس وقت توبہ اور ایمان فائدہ نہیں دے گا...... نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ عزوجل نے توبہ کے لیے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے، اس کی چوڑائی کی مسافت ستر سال ہے اور یہ اس وقت تک بند نہیں کیا جائے گا جب تک کہ سورج اس کی طرف سے طلوع نہ ہو‘‘ اور اس پر اللہ عزوجل کا یہ قول دلالت کرتا ہے:

’’جس دن آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے گی کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی‘‘۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ دن کا گناہ گار توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے یہاں تک کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو جائے‘‘۔

اَقْوَالُ السَّلَفِ فِی التَّوْبَةِ

لِلسَّلَفِ عِبَارَاتٌ جَمِیْلَةٌ وَاِضَاءَاتٌ عَطِرَةٌ تُبَیِّنُ عِظَمَ مَنْزِلَةِ التَّوْبَةِ وَتَحُثُّ عَلٰی سُلُوْکِهَا، وَمِنْ هٰذِهِ الْاَقْوَالِ:

1-قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَالِسُوا التَّوَّابِیْنَ؛ فَاِنَّهُمْ اَرَقُّ النَّاسِ اَفْئِدَةً.

2-قَوْلُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجَبًا لِمَنْ یُهْلَکُ وَمَعَهُ النَّجَاةُ!... قِیْلَ لَهُ: وَمَا هِیَ؟ قَالَ: التَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ.

3-قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْطَاکِیِّ: هٰذِهِ غَنِیْمَةٌ بَارِدَةٌ، اَصْلَحَ فِیْمَا بَقِیَ، یَغْفِرُ لَکَ فِیْمَا مَضٰی.

4- قَوْلُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ: اَنْزَلَ اللّٰهُ قَوْلَهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنَّهٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا﴾ (الاسراء: 25) فِی الرَّجُلِ یُذْنِبُ ثُمَّ یَتُوْبُ، ثُمَّ یُذْنِبُ ثُمَّ یَتُوْبُ.

5-قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصَرِیِّ: التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ: نَدَمٌ بِالْقَلْبِ، وَاسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ، وَتَرْکٌ بِالْجَوَارِحِ، وَاِضْمَارٌ اَلَّا یَعُوْدَ.

6-قَوْلُ الْفُضَیْلِ بْنِ عَیَاضٍ: کُلُّ حُزْنٍ یَبْلٰی اِلٰی حُزْنِ التَّائِبِ.

7-قَوْلُ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ: اَتَدْرُوْنَ مَا الدَّاءُ وَالدَّوَاءُ وَالشِّفَاءُ؟ قَالُوْا: لَا.

توبہ کے بارے میں اسلاف کے اقوال

سلف کی کچھ خوبصورت عبارات ہیں اور خوشبودار روشنیاں ہیں جو توبہ کی عظیم منزلت کو واضح کرتی ہیں اور اس پر چلنے کی ترغیب دیتی ہیں اور ان اقوال میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول: توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھو، کیونکہ ان کے دل سب لوگوں سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔

2۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول: تعجب ہے اس شخص پر جو ہلاک کر دیا جائے حالانکہ اس کے پاس نجات کا سامان ہے۔ پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ کہا توبہ اور استغفار۔

3۔ احمد بن عاصم انطاکی کا قول: یہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔ جو باقی ماندہ زندگی کو ٹھیک کر دے گی، اور تیرے لیے اس کو معاف کر دے گی جو گزر گیا۔

4۔ سعید بن مسیّب کا قول: اللہ تعالی نے اپنا یہ فرمان: ''تو یقیناً وہ بار بار رجوع کرنے والوں کے لیے بے حد بخشنے والا ہے''۔ اس آدمی کے بارے میں نازل کیا ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔

5۔ حسن بصری کا قول: خالص توبہ، دل کی ندامت ہے، زبان سے بخشش کا سوال کرنا اور اعضا کے ساتھ اس گناہ کو چھوڑ دینا ہے اور دل میں یہ بات رکھنا ہے کہ دوبارہ نہیں کرے گا۔

6۔ فضیل بن عیاض کا قول: تمام غم توبہ کرنے والے کے غم کے آگے فنا ہو جاتے ہیں۔

7۔ ربیع بن خثیم کا قول: کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، علاج اور شفا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔

قَالَ: اَلدَّاءُ الذُّنُوبُ، وَالدَّوَاءُ الْاِسْتِغْفَارُ، وَالشِّفَاءُ اَنْ تَتُوبَ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ.

8-قَوْلُ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ: اِنَّ حُقُوقَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَقُوْمَ بِهَا الْعَبْدُ؛ فَاَصْبَحُوْا تَائِبِيْنَ وَاَمْسَوْا تَائِبِيْنَ.

9-قَوْلُ شَقِيْقِ الْبَلْخِيِّ: عَلَامَةُ التَّوْبَةِ: اَلْبُكَاءُ عَلٰى مَا سَلَفَ، وَالْخَوْفُ مِنَ الْوُقُوْعِ فِى الذَّنْبِ، وَهِجْرَانُ اِخْوَانِ السُّوْءِ، وَمُلَازَمَةُ الْاَخْيَارِ.

10-قَوْلُ اَبِى عَلِيِّ الرَّوْذَبَارِيِّ: مِنَ الْاِغْتِرَارِ اَنْ تُسِيْءَ فَيُحْسَنُ اِلَيْکَ، فَتَتْرُکُ التَّوْبَةَ تَوَهُّمًا اِنَّکَ تُسَامَحُ فِى الْهَفَوَاتِ.

11-قَوْلُ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: يَابُنَىَّ، لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ؛ فَاِنَّ الْمَوْتَ يَاْتِى بَغْتَةً.

12-قَوْلُ اَبِى بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ: التَّاَنِّى فِى كُلِّ شَىْءٍ حَسَنٌ اِلَّا فِى ثَلَاثِ خِصَالٍ، وَذَكَرَ مِنْهَا التَّوْبَةَ عِنْدَ الْمَعْصِيَةِ.

13-قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ: مَنْ اَرَادَ التَّوْبَةَ فَلْيَخْرُجْ مِنَ الْمَظَالِمِ، وَلْيَدَعْ مُخَالَطَةَ النَّاسِ (اَىْ فِى الشَّرِّ)، وَاِلَّا لَمْ يَنَلْ مَا يُرِيْدُ.

14- قَوْلُ يَحْىَ بْنِ مُعَاذٍ: اَلَّذِىْ حَجَبَ النَّاسَ عَنِ التَّوْبَةِ طُوْلُ الْاَمَلِ، وَعَلَامَةُ التَّائِبِ اِسْبَالُ الدَّمْعَةِ، وَحُبُّ الْخَلْوَةِ، وَالْمُحَاسَبَةُ لِلنَّفْسِ عِنْدَ كُلِّ هَمَّةٍ.

انہوں نے کہا: بیماری گناہ ہے اور استغفار اس کا علاج ہے، شفا یہ ہے تم توبہ کرلو اور دوبارہ ارتکاب نہ کرو۔

8۔ طلق بن حبیب کا قول: بے شک اللہ کے حقوق اس بات سے بہت زیادہ عظیم ہیں کہ بندہ ان کا حق ادا کر سکے، تو تم توبہ کرنے والے بن کر (صبح کرو) اور (شام کرو) توبہ کرنے والے بن کر۔

9۔ شقیق بلخی کا قول: توبہ کی نشانی ہے: گزشتہ گناہوں پر رونا، اور گناہ میں پڑنے سے ڈرنا، اور برے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ چھوڑ دینا اور نیک لوگوں کی مجلس کو لازم کرنا۔

10۔ ابوعلی روذباری کا قول: یہ دھوکے کی بات ہے کہ رتمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تم برا کرو تو تم یہ وہم کرتے ہوئے توبہ چھوڑ دو کہ غلطیوں کے بارے میں تم سے معافی کا معاملہ کیا جائے گا۔

11۔ لقمان کا اپنے بیٹے کو کہنا: اے میرے بیٹے توبہ میں تاخیر نہ کرو کیونکہ موت اچانک آتی ہے۔

12۔ ابوبکر واسطی کا قول: ہر چیز میں ٹھہراؤ کرنا اچھا ہے مگر تین چیزوں میں نہیں۔ اور انہوں نے ان میں سے ایک یہ ذکر کیا: گناہ کے بعد توبہ کرنا۔

13۔ ابراہیم بن ادہم کا قول: جو توبہ کرنا چاہتا ہے وہ لوگوں کے حق مارنا چھوڑ دے، اور لوگوں سے میل جول بھی چھوڑ دے، (یعنی برے کاموں میں)۔ ورنہ وہ اپنے مقصد کو نہیں پا سکتا۔

14۔ یحییٰ بن معاذ کا قول: جو چیز لوگوں کو توبہ کرنے سے روکتی ہے وہ لمبی آرزو ہے، اور توبہ کرنے والے کی علامت ہے آنسوؤں کا گرانا، تنہائی کو پسند کرنا، اور ہر کام کے قصد کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنا۔

مَنَاجَاةُ تَائِبٍ

قَالَ مَنۡصُوۡرُ بۡنُ عَمَّارٍ:

خَرَجۡتُ لَیۡلَةً، وَظَنَنۡتُ اَنِّیۡ قَدۡ اَصۡبَحۡتُ، وَاِذَا عَلَیَّ لَیۡلٌ، فَقَعَدۡتُّ عِنۡدَ بَابٍ صَغِیۡرٍ، وَاِذَا بِصَوۡتِ شَابٍّ یَبۡکِیۡ وَیَقُوۡلُ: وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ مَا اَرَدۡتُّ بِمَعۡصِیَتِکَ مُخَالَفَتَکَ، وَلَا عَصَیۡتُکَ حِیۡنَ عَصَیۡتُکَ وَاَنَا بِنَکَالِکَ جَاهِلٌ، وَلَا لِعُقُوۡبَتِکَ مُتَعَرِّضٌ، وَلَا بِنَظَرِکَ مُسۡتَخِفٌّ، وَلٰکِنۡ سَوَّلَتۡ لِیۡ نَفۡسِیۡ، وَغَلَبَتۡ عَلَیَّ شِقۡوَتِیۡ، وَغَرَّنِیۡ سَتۡرُکَ الۡمُرۡخٰی عَلَیَّ... وَالۡاٰنَ، فَمِنۡ عَذَابِکَ مَنۡ یُّنۡقِذُنِیۡ؟ وَبِحَبۡلِ مَنۡ اَتَّصِلُ اِنۡ قُطِعَتۡ حَبۡلُکَ عَنِّیۡ؟!

وَا سَوۡاَتَاهُ مِنۡ تَصَرُّمِ اَیَّامِیۡ فِیۡ مَعۡصِیَةِ رَبِّیۡ!... یَاوَیۡلِیۡ! کَمۡ اَتُوۡبُ... وَکَمۡ اَعُوۡدُ... قَدۡ حَانَ لِیۡ اَنۡ اَسۡتَحِیۡ مِنۡ رَبِّیۡ!

توبہ کرنے والے کی مناجات

منصور بن عمار کہتے ہیں:

ایک رات میں نکلا اور میں نے سمجھا کہ صبح ہوگئی ہے، جب کہ رات باقی تھی، میں ایک چھوٹے سے دروازے کے پاس بیٹھ گیا، کیا سنتا ہوں کہ ایک نوجوان کی آواز ہے وہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا تیری عزت وجلال کی قسم! میں نے تیری نافرمانی کر کے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ جب میں نے تیری نافرمانی کی تھی تو اس لیے نافرمانی نہیں کی تھی کہ میں تیری سزا کو جاننے والا نہیں اور نہ تیری سزا کا نشانہ بننے والا ہوں، نہ تیری نظر کو ہلکا جاننے والا ہوں لیکن میرے نفس نے میرے لیے اس گناہ کو مزین کر دیا۔ میری بدنصیبی مجھ پر غالب آ گئی اور تیرے اس پردے نے مجھے دھوکے میں ڈالا جو تو نے (میرے عیبوں پر) ڈالا ہوا تھا، اور اب مجھے تیرے عذاب سے کون بچانے والا ہے، میں کس کی رسی کو تھاموں، اگر تیری رسی مجھ سے کٹ گئی۔

ہائے غم! میرے ان دنوں پر جو میرے رب کی نافرمانی میں گزر گئے۔ ہائے افسوس! میں کتنی دفعہ توبہ کروں، میں کتنی دفعہ واپس پلٹوں! اب مجھ پر وقت آ چکا ہے کہ میں اپنے رب سے شرم کر لوں۔

عَلامَاتُ التَّائِبِ

قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ: اِنَّمَا تُعْرَفُ تَوْبَةُ الرَّجُلِ مِنْ سِتَّةِ اَشْيَاءٍ.

اَحَدُهَا- اَنْ يُمْسِکَ لِسَانَهُ مِنَ الْفُضُوْلِ وَالْغِيْبَةِ وَالْكَذِبِ وَكُلِّ ذَنْبٍ.

وَالثَّانِیْ- اَلَّا يَرٰی لِاَحَدٍ فِیْ قَلْبِهٖ حَسَدًا وَلَا عَدَاوَةً.

وَالثَّالِثُ- اَنْ يُفَارِقَ اَصْحَابَ السُّوْءِ.

وَالرَّابِعُ- اَنْ يَكُوْنَ مُسْتَعِدًّا لِلْمَوْتِ، نَادِمًا مُسْتَغْفِرًا لِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ، مُجْتَهِدًا عَلٰی طَاعَةِ رَبِّهٖ.

وَالْخَامِسُ- اَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ فَرَحُ الدُّنْيَا كُلُّهَا مِنْ قَلْبِهٖ، وَيَرٰی حُزْنُ الْاٰخِرَةِ كُلُّهَا فِیْ قَلْبِهٖ.

وَالسَّادِسُ- اَنْ يَرٰی نَفْسَهُ فَارِغًا عَمَّا ضَمِنَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الرِّزْقِ، مُشْتَغِلًا بِمَا اَمَرَ بِهٖ.

فَاِذَا وُجِدَتْ فِيْهِ هٰذِهِ الْعَلَامَاتُ فَهُوَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّهِمْ:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرة:222)

توبہ کرنے والوں کی نشانیاں

بعض حکما کا کہنا ہے کہ چھ چیزوں سے انسان کی توبہ پہچانی جاتی ہے۔

1۔ کہ اپنی زبان کو فضول باتوں،، غیبت، جھوٹ اور ہر گناہ سے روک لے۔

2۔ اپنے دل میں کسی کے لیے حسد اور عداوت کی رائے نہ رکھے۔

3۔ برے ساتھیوں کو چھوڑ دے۔

4۔ موت کی تیاری کرنے والا ہو جائے، اپنے سابقہ گناہوں پر بخشش طلب کرنے والا، ندامت کرنے والا ہو جائے، اپنے رب کی اطاعت پر خوب محنت کرنے والا ہو جائے۔

5۔ دنیا کی تمام خوشیاں اس کے دل سے نکل جائیں۔ اور آخرت کا سارا غم اس کے دل میں دکھائی دے۔

6۔ وہ رزق (کے حصول کی پریشانی) سے اپنے دل کو خالی کرلے جس کی ضمانت اللہ نے لی رکھی ہے اور جس کا اسے حکم دیا ہے اس میں مشغول ہو جائے۔

توجب یہ نشانیاں اس میں پائی جائیں گی تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

’’بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں‘‘۔

وَاجِبُ النَّاسِ تَجاهَ التَّائِبِ

وَقِيْلَ: يَجِبُ عَلَى النَّاسِ تَجاهَ التَّائِبِ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ:

اَوَّلُهَا-اَنْ يُحِبُّوْهُ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَحَبَّهُ.

وَالثَّانِىْ-اَنْ يُحَفَظُوْهُ بِالدُّعَاءِ عَلٰى اَنْ يُثَبِّتَهُ اللّٰهُ عَلَى التَّوْبَةِ.

وَالثَّالِثُ-اَلَّا يُعَيِّرُوْهُ بِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهِ.

وَالرَّابِعُ-اَنْ يُّجَالِسُوْهُ وَيُذَاكِرُوْهُ وَيُعِيْنُوْهُ.

توبہ کرنے والے کے حوالے سے لوگوں کی ذمہ داری

اور کہا گیا ہے کہ لوگوں پر توبہ کرنے والے کے حوالے سے چار چیزیں واجب ہیں:

1۔ وہ اس سے محبت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے محبت کی ہے۔

2۔ وہ دعا کے ذریعے اس کی حفاظت کریں کہ اللہ اس کو توبہ پر ثابت قدم رکھے۔

3۔ وہ اس کو اس کے سابقہ گناہوں پر طعنہ نہ دیں۔

4۔ وہ اس کی مجلس میں بیٹھیں، اس کے ساتھ مذاکرہ کریں اور اس کی مدد کریں۔

غُرُوْرُ التَّوْبَةِ

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيّ:

يَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى خَوْفٍ مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَاِنْ تَابَ مِنْهَا وَبَكٰى عَلَيْهَا، وَاِنِّیْ رَاَيْتُ اَكْثَرَ النَّاسِ قَدْ سَكَنُوْا اِلٰى قُبُوْلِ التَّوْبَةِ، وَكَاَنَّهُمْ قَدْ قَطَعُوْا عَلٰى ذٰلِکَ، وَهٰذَا اَمْرٌ غَائِبٌ، ثُمَّ لَوْ غُفِرَتْ بَقِیَ الْخَجَلُ مِنْ فِعْلِهَا.

فَالْحَذْرُ الْحَذْرُ مِنْ كُلِّ مَا يُوْجِبُ خَجَلًا، وَهٰذَا اَمْرٌ قَلَّ اَنْ يَنْظُرَ فِيْهِ تَائِبٌ اَوْ زَاهِدٌ؛ لِاَنَّهٗ يَرٰى اَنَّ الْعَفْوَ قَدْ غَمَرَ الذَّنْبَ التَّوْبَةُ الصَّادِقَةُ، وَمَا ذَكَرْتُهٗ يُوْجِبُ دَوَامَ الْحَذْرِ وَالْخَجَلِ. (صيد الخاطر)

توبہ کا غرور

ابن جوزی کہتے ہیں:

عقل مند کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے اگرچہ وہ ان سے توبہ کر چکا اور ان پر رو چکا۔ میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ توبہ کی قبولیت سے مطمئن ہو جاتے ہیں گویا کہ ان کو اس بات کا حتمی یقین ہو چکا ہے حالانکہ یہ ایک پوشیدہ معاملہ کام ہے پھر اگر وہ معاف کر بھی دیا گیا تو اس برے کام کو کرنے کی شرمندگی بھی تو باقی ہے۔

تو ہر وہ چیز جو شرمندگی کا باعث ہے اس سے احتیاط ہی کرنی ہوگی۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے جس میں توبہ کرنے والا اور زہد اختیار کرنے والا کم ہی غور کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے گناہ کو معافی یعنی سچی توبہ نے ڈھانپ لیا ہے۔ جو میں نے ذکر کیا ہے وہ ہمیشہ احتیاط و شرمندگی کو سامنے رکھنے کو واجب کرتا ہے۔

بِدَايَةُ التَّوْبَةِ وَنِهَايَتُهَا

قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ: اِنَّ لِلتَّوْبَةِ بِدَايَةً وَنِهَايَةً.

فَبِدَايَتُهَا:

اَلتَّوْبَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ ثُمَّ الصَّغَائِرِ، ثُمَّ الْمَكْرُوْهَاتِ، ثُمَّ خِلَافِ الْاَوْلٰی، ثُمَّ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ، ثُمَّ مِنْ رُؤْيَةِ اَنَّهُ صَدَقَ فِی التَّوْبَةِ، ثُمَّ مِنْ كُلِّ خَاطِرٍ يَخْطُرُ لَهُ فِیْ غَيْرِ مَرْضَاةِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

وَاَمَّا نِهَايَتُهَا:

فَالتَّوْبَةُ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ شُهُوْدِ رَبِّهٖ تَعَالٰی مُرَاقَبَتِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

توبہ کی ابتدا اور اس کی انتہا

بعض سلف کا کہنا ہے کہ توبہ کی ایک ابتدا اور ایک انتہا ہے۔

تو اس کی ابتدا یہ ہے:

پہلے کبیرہ گناہوں سے توبہ ہو پھر صغیرہ سے پھر ناپسندیدہ کاموں سے پھر ان کاموں سے جو بہتر کے خلاف ہوں پھر نیکیوں کو ملحوظ رکھنے سے پھر اس بات سے کہ اس نے خالص توبہ کر رکھی ہے پھر ہر اس خیال سے جو اس کے دل میں آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ ہے۔

اور جو توبہ کی انتہا ہے:

پس وہ اس سے بھی توبہ کرے جب ایک لمحے کے لیے وہ اس بات سے غافل ہو جائے کہ اللہ اس کی نگرانی کر رہا ہے۔

مِمَّ نَتُوبُ؟

اَخِی الْحَبِیْبُ:

اِعْلَمْ اَنَّ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ یُتَابُ مِنْھَا تَنْقَسِمُ اِلٰی قِسْمَیْنِ: صَغَائِرَ وَ کَبَائِرَ...

وَقَدْ دَلَّ الْکِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاِجْمَاعُ الْاُمَّةِ عَلٰی ھٰذَا التَّقْسِیْمِ، قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ﴾ (النساء: 31)

وَقَالَ سُبْحَانَهٗ: ﴿اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ﴾ (النجم: 32) وَاللَّمَمُ: مَا دُوْنَ الْکَبَائِرِ.

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ. (رواہ مسلم)

وَلَیْسَ مَعْنٰی ھٰذَا التَّقْسِیْمِ اَنَّ التَّوْبَةَ الْوَاجِبَةَ لَا تَکُوْنُ اِلَّا مِنَ الْکَبَائِرِ فَقَطْ، وَاِنَّمَا الْوَاجِبُ اَنْ یَتُوْبَ الْعَبْدُ مِنَ الْکَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ مَعًا، بَلْ اِنَّ السُّنَّةَ جَاءَتْ بِالتَّحْذِیْرِ مِنَ التَّھَاوُنِ فِیْ شَاْنِ الصَّغَائِرِ، وَذٰلِکَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ: اِیَّاکُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ؛ فَاِنَّھُنَّ یَجْتَمِعْنَ عَلَی الرَّجُلِ حَتّٰی یُھْلِکْنَهُ، کَرَجُلٍ کَانَ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَحَضَرَ صَنِیْعُ قَوْمٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْطَلِقُ فَیَجِیْءُ بِالْعُوْدِ، وَالرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالْعُوْدِ، حَتّٰی جَمَعُوْا سَوَادًا، فَاَجَّجُوْا نَارًا، وَاَنْضَجُوْا مَا قَذَفُوْا فِیْھَا. (رواہ احمد بسند حسن)

ہم کس سے توبہ کریں؟

میرے پیارے بھائی!

جان لو کہ جن گناہوں سے توبہ کی جاتی ہے ان کی دو قسمیں ہیں: صغیرہ اور کبیرہ۔

تحقیق قرآن، سنت اور اجماع امت نے اس تقسیم پر دلالت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تم سے تمہاری چھوٹی برائیاں دور کر دیں گے“۔

اور اللہ سبحانہ نے فرمایا: ”وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہ“۔

اور جو لمم ہے وہ کبائر سے کم درجہ ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان اپنے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ سے بچا جائے“۔

مگر اس تقسیم کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو توبہ واجب ہے وہ صرف کبیرہ گناہوں سے ہی ہے۔ ضروری ہے کہ بندہ بڑے گناہوں کے ساتھ چھوٹے گناہوں سے بھی توبہ کرے۔ بلکہ سنت میں صغیرہ گناہوں کے بارے میں سستی کرنے سے ڈرانے کی بات آئی ہے۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں ہے: ”تم حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو کیونکہ وہ آدمی پر جمع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتے ہیں جیسے کوئی آدمی بیابان زمین پر ہو اور قوم کے کھانا تیار کرنے کا وقت آ جائے تو ایک آدمی جائے تو ایک تنکا لے آئے دوسرا آدمی بھی جائے تو ایک اور تنکا لے آئے یہاں تک کہ وہ ایک ڈھیر جمع کر لیں پھر وہ آگ بھڑکائیں تو وہ جو کچھ اس میں ڈالیں اس کو پکا لیں“۔

فَائِدَةٌ مُهِمَّةٌ

ذَكَرَ الْاِمَامُ ابْنُ الْقَیِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

اِنَّ الْکَبِیْرَةَ قَدْ یَقْتَرِنُ بِهَا مِنَ الْحَیَاءِ وَالْخَوْفِ وَالْاِسْتِعْظَامِ لَهَا مَا یَلْحَقُهَا بِالصَّغَائِرِ، وَقَدْ یَقْتَرِنُ بِالصَّغِیْرَةِ مِنْ قِلَّةِ الْحَیَاءِ وَعَدَمِ الْمُبَالَاةِ، وَتَرْکِ الْخَوْفِ وَالْاِسْتِهَانَةِ بِهَا مَا یَلْحَقُهَا بِالْکَبَائِرِ، بَلْ یَجْعَلُهَا فِیْ اَعْلٰی رُتْبَةٍ.

فَاحْذَرْ اَخِیْ الْحَبِیْبَ مِنَ الْکَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ مَعًا، وَاحْذَرْ کَذٰلِکَ مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ قَدْ تَقْتَرِنُ بِالصَّغِیْرَةِ فَتَنْقُلُهَا مِنْ سِجِلِّ الصَّغَائِرِ اِلٰی سِجِلِّ الْکَبَائِرِ وَمِنْ ذٰلِکَ:

1- اَلْاِصْرَارُ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَی الصَّغَائِرِ:

وَلِذٰلِکَ قِیْلَ: لَا صَغِیْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ.

2- اِسْتِصْغَارُ الذَّنْبِ وَاحْتِقَارُهُ:

وَقَدْ مَرَّ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِکَ، وَفِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا یَقُوْلُ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّکُمْ! لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِنَ الشَّعْرِ، کُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ.

اہم فائدہ

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے:

کبھی کبیرہ گناہ کے ارتکاب کے ساتھ شرم، خوف اور اس کو سنگین خیال کرنے کا تصور ہوتا ہے جو اس کو صغیرہ گناہوں کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ اور کبھی صغیرہ گناہ کے ساتھ کم حیا، لاپرواہی اور ترک خوف، اور اس گناہ کو حقیر جاننا ملا ہوتا ہے جو اس کو کبیرہ گناہوں کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ بلکہ ان صغیرہ کو کبیرہ گناہوں کے بڑے رتبے پر کر دیتا ہے۔

تو اے میرے پیارے بھائی! تم کبیرہ اور صغیرہ دونوں گناہوں سے احتیاط کرو، اسی طرح ان امور سے بھی بچو جو صغیرہ گناہوں سے کبھی مل جاتے ہیں تو وہ اس کو صغیرہ کے رجسٹر سے کبیرہ کے رجسٹر میں منتقل کر دیتے ہیں۔

اور ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ صغیرہ گناہوں پر دوام اور اصرار کرنا:

اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اصرار کے ساتھ صغیرہ صغیرہ نہیں رہتا اور بخشش مانگنے کے ساتھ کبیرہ کبیرہ نہیں ہوتا رہتا۔

2۔ گناہ کو چھوٹا اور حقیر جاننا:

اس میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول پیچھے گزر چکا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ: ’’تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال سے بھی باریک ہوتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کو ہلاکت خیز سمجھتے تھے‘‘۔

3- اَلسُّرُوْرُ بِالصَّغِيْرَةِ وَالْفَرْحُ بِهَا:

وَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى شِدَّةِ الْغَفْلَةِ وَالرَّغْبَةِ فِى الْمَعْصِيَةِ وَالْجَهْلِ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْجَهْلُ بِسُوْءِ عَوَاقِبِ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِىْ وَعِظَمِ خَطَرِهَا، فَاِذَا اشْتَدَّتْ غَفْلَتُهُ اِلٰى هٰذَا الْحَدِّ نَقَلَتْهُ وَلَا بُدَّ اِلَى الْاِصْرَارِ، وَهُوَ الْاِسْتِقْرَارُ عَلَى الْمُخَالَفَةِ وَالْعَزْمُ عَلَى الْعَوْدَةِ، وَذٰلِكَ ذَنْبٌ اٰخَرُ لَعَلَّهُ اَعْظَمُ مِنَ الذَّنْبِ الْاَوَّلِ بِكَثِيْرٍ، وَهٰذَا مِنْ عُقُوْبَةِ الذَّنْبِ اِنَّهُ يُوْجَدُ اَكْبَرُ مِنْهُ.

4-التَّهَاوُنُ بِسَتْرِ اللّٰهِ وَحِلْمِهِ:

فَاِذَا لَمْ يَرَ مُرْتَكِبُ الصَّغَائِرِ الْعُقُوْبَةَ الظَّاهِرَةَ اغْتَرَّ بِسَتْرِ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَظَنَّ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهُ وَيُكَرِّمُهُ، وَلَا يَدْرِى الْمِسْكِيْنُ اَنَّ هٰذَا اِمْهَالٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيَتُوْبَ اِلَيْهِ وَيَقْلَعُ عَنْ ذُنُوْبِهِ.

5- هَتْكُ سَتْرِ اللّٰهِ بِذِكْرِ الذُّنُوْبِ:

فَمَنِ ارْتَكَبَ صَغِيْرَةً وَسَتَرَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَظْهَرَهَا وَذَكَرَهَا وَتَحَدَّثَ بِهَا، فَاِنَّهُ قَدْ ضَاعَفَ صَغِيْرَتُهُ بِمَا ضَمَّ اِلَيْهَا مِنْ ذُنُوْبٍ؛ لِاَنَّهُ اِذَا حَدَّثَ بِذَنْبِهِ لَا عَنْ طَرِيْقِ النَّدَمِ بَلْ عَنْ طَرِيْقِ التَّفَاخُرِ وَالسُّرُوْرِ؛ فَاِنَّهُ بِذٰلِكَ يُرَغِّبُ السَّامِعِيْنَ فِى ارْتِكَابِ مِثْلَ هٰذِهِ الذُّنُوْبِ وَاِنْ كَانَتْ صَغَائِرَ...

3۔ صغیرہ گناہوں پر مسرت کا اظہار کرنا اور اس پر خوش ہونا:

یہ سوچ بھی انتہائی غفلت، نافرمانی میں دلچسپی، اللہ کی عظمت سے جہالت، گناہوں اور نافرمانیوں کے انجام اور ان کے عظیم خطرے سے جہالت پر دلیل ہے۔ جب اس کی غفلت اس حد تک بڑھ جائے گی تو ضروری ہے کہ وہ اس کو اصرار کی طرف لے جائے گی جو کہ مخالفت پر جمے رہنا اور دوبارہ گناہ کرنے کا عزم کرنا ہے۔ یہ ایک اور گناہ ہے، شاید کہ یہ پہلے گناہ سے کئی درجے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ یہ گناہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے کہ اس سے بھی بڑا ایک اور گناہ ہو گیا۔

4۔ اللہ کی پردہ پوشی اور بردباری کو ہلکا سمجھنا:

تو جب صغیرہ گناہوں کا مرتکب ظاہری سزا کو نہیں دیکھتا تو وہ اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی تکریم کرتا ہے۔ وہ بیچارہ نہیں جانتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت دینا ہے تاکہ وہ اللہ سے توبہ کر لے اور اپنے گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے۔

5۔ گناہوں کا تذکرہ کر کے اللہ کے پردہ کو چاک کرنا:

تو جس نے چھوٹا گناہ کیا اور اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا پھر وہ اس کو ظاہر کرے، اس کو بیان کرے اور اس کی بات کرے تو اس کا صغیرہ کئی گنا اس لیے بڑھ گیا کہ اس کی طرف کئی اور گناہ مل گئے کیونکہ جب وہ اپنے گناہ کا ذکر ندامت کے طور پر نہیں بلکہ فخر اور مسرت کے طور پر کرتا ہے تو درحقیقت وہ سننے والوں کو بھی اس طرح کے گناہوں کا ارتکاب کرنے کی ترغیب دے رہا ہے۔ اگرچہ وہ چھوٹے ہوں.....

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: كُلُّ أُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ یَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحَ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهٗ فَیَقُوْلُ: یَا فُلَانُ، قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، فَیَبِیْتُ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ، وَیُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَیْهِ. (متفق علیہ)

6- كَوْنُ فَاعِلِ الصَّغِیْرَةِ عَالِمًا یُقْتَدٰی بِهٖ اَوْ رَجُلًا مَعْرُوْفًا بِالصَّلَاحِ:

وَهٰذَا اِنْ فَعَلَ الصَّغَائِرَ مُتَعَمِّدًا مُكَابِرًا، ضَارِبًا لِلنُّصُوْصِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ، رُبَمَا كَانَ حَظُّهُ اَنْ تَنْقَلِبَ عَلَیْهِ الصَّغَائِرُ كَبَائِرَ، لٰكِنْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مُتَاَوِّلًا اَوْ لِغَضَبٍ، اَوْ لِغَیْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ یُغْفَرُ لَهٗ، لَا سِیَمَا اِنْ كَانَ لَهٗ اَعْمَالٌ صَالِحَةٌ تُوْجِبُ ذٰلِكَ. (العبادات القلبیۃ باختصار)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’میری تمام امت کو معاف کر دیا جائے گا سوائے مجاہرین کے اور بے شک اجہار سے مراد یہ بھی ہے کہ بندہ رات کو کوئی عمل کرے اور صبح اس حال میں کرے کہ اس کے رب نے اس پر پردہ ڈال دیا تو وہ کہے: اے فلاں کل رات میں نے یہ یہ عمل کیا۔ رات تو اس نے اس حال میں گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالا اور صبح اٹھ کر وہ اللہ کے پردے کو چاک کر رہا ہے‘‘۔

6۔ صغیرہ گناہوں کا مرتکب وہ عالم ہو، جس کی پیروی کی جاتی ہو اور وہ تقوی میں معروف ہو:

اگر یہ آدمی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کرتے ہوئے نصوص کو آپس میں ٹکراتے ہوئے کرے تو کبھی اس کا حصہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے صغائر کبائر میں بدل جاتے ہیں لیکن جو شخص تاویل کرتے ہوئے یا غصے کے عالم میں یا کسی اور سبب سے کسی صغیرہ گناہ کا ارتکاب کرلے تو معاف ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس کے اور بھی نیک اعمال ہوں جو اس کی معافی کا موجب ہوں۔

اَجْنَاسُ الْمُحَرَّمَاتِ

اَخِی الْحَبِیْبَ:

تَذَکَّرْ اَنَّ الْعَبْدَ لَا یَسْتَحِقُّ اسْمَ التَّائِبِ حَتّٰی یَتَخَلَّصَ مِنَ اثْنَیْ عَشَرَ جِنْسًا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهِیَ:

1-**الْکُفْرُ:**

وَهُوَ نَوْعَانِ: اَکْبَرُ، وَاَصْغَرُ.

فَالْاَصْغَرُ: مُوْجِبٌ لِاِسْتِحْقَاقِ الْوَعِیْدِ دُوْنَ الْخُلُوْدِ فِی النَّارِ.

وَالْاَکْبَرُ: یُوْجِبُ الْخُلُوْدَ فِی النَّارِ وَهُوَ خَمْسَةُ اَنْوَاعٍ:

1- کُفْرُ التَّکْذِیْبِ.

2- کُفْرُ الْاِسْتِکْبَارِ.

3- کُفْرُ الْاِبَاءِ مَعَ التَّصْدِیْقِ.

4- کُفْرُ الشَّکِّ .

5- کُفْرُ النِّفَاقِ.

2-**الشِّرْکُ:**

وَهُوَ نَوْعَانِ: اَصْغَرُ، وَاَکْبَرُ.

فَالْاَکْبَرُ: لَا یَغْفِرُهُ اللّٰهُ اِلَّا بِالتَّوْبَةِ مِنْهُ، وَهُوَ اَنْ یَتَّخِذَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا

حرام کاموں کی اقسام

میرے پیارے بھائی!

تم یہ یاد کرلو کہ بندہ تائب ہونے کے نام کا حقدار نہیں ہوسکتا جب تک وہ بارہ قسم کے حرام کاموں سے گلوخلاصی نہ کرلے اور وہ یہ ہیں:

1۔ کفر۔

اور کفر کی دو قسمیں ہیں بڑا کفر اور چھوٹا کفر۔

جو چھوٹا کفر ہے وہ وعید کا حقدار بنانے کا موجب ہے لیکن جہنم میں ہمیشہ رہنے کا موجب نہیں ہے۔

اور بڑا کفر خلود فی النار کا موجب ہے اور اس کی پانچ اقسام ہیں۔

1۔ جھٹلانے کا کفر

2۔ تکبر کا کفر

3۔ تصدیق کرتے ہوئے انکار کرنے کا کفر

4۔ شک والا کفر

5۔ نفاق کا کفر

2۔ شرک۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں: اصغر اور اکبر

تو شرک اکبر کو اللہ معاف نہیں کرتا جب تک کہ اس سے توبہ نہ کی جائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کو اس کا ہمسر بنالے۔

يُسَوِّيهِ بِاللّٰهِ فِی الْمَحَبَّةِ وَ التَّعْظِيمِ، وَهُوَ يُوجِبُ الْخُرُوجَ مِنَ الْاِسْلَامِ.

وَالْاَصْغَرُ: مِثْلُ يَسِيرِ الرِّيَاءِ وَالتَّصَنُّعِ لِلْخَلْقِ وَالْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ، وَصَاحِبُ هٰذَا النَّوْعِ مُسْتَحِقٌّ لِلْوَعِيدِ، اِلَّا اَنَّهُ لَا يَخْرُجُ بِهِ عَنْ دَائِرَةِ الْاِسْلَامِ.

3-النِّفَاقُ:

وَهُوَ نَوْعَانِ اَصْغَرُ وَاَكْبَرُ.

فَالْاَكْبَرُ: يُوجِبُ الْخُلُودَ فِی النَّارِ فِیْ دَرْكِهَا الْاَسْفَلِ، وَهُوَ اَنْ يُظْهِرَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِيْمَانَهُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَهُوَ فِی الْبَاطِنِ مُنْسَلِخٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مُكَذِّبٌ بِهِ.

وَالْاَصْغَرُ: فَلَا يَكُوْنُ صَاحِبُهُ مُكَذِّبًا فِی الْبَاطِنِ، وَصَاحِبُ هٰذَا النَّوْعِ مُتَعَرِّضٌ لِلْوَعِيدِ دُوْنَ الْخُلُوْدِ فِیْ جَهَنَّمَ.

4،5- اَلْفُسُوْقُ وَالْعِصْيَانُ.

6،7- اَلْاِثْمُ وَالْعُدْوَانُ.

8،9- اَلْفَحْشَاءُ وَالْمُنْكَرُ.

10 - اَلْبَغْیُ.

11 - اَلْقَوْلُ عَلَی اللّٰهِ بِلَا عِلْمٍ.

12 - اِتِّبَاعُ غَيْرِ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

وہ اس کو محبت اور تعظیم میں اللہ کے مساوی کرے، اور یہ اسلام سے اخراج کا موجب ہے۔

اور شرک اصغر: جیسا کہ تھوڑی سی ریاکاری کرنا مخلوق کے لیے تکلف کرنا اور غیر اللہ کی قسم کھانا۔ اس نوع کا مالک وعید کا حقدار ہے۔ مگر یہ اس کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا۔

3۔ نفاق۔

نفاق کی بھی دو قسمیں ہیں اکبر اور اصغر۔

نفاق اکبر: جہنم کے نچلے درجے میں ہمیشہ رہنے کا موجب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے، اللہ پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر اور یوم آخرت پر اپنے ایمان کا اظہار کرے لیکن باطنی طور پر وہ ان ساری چیزوں سے نکلنے والا ہو اور سب کو جھٹلانے والا ہو۔

اور نفاق اصغر: تو اس کا مرتکب باطن میں تکذیب نہیں کرتا، اس نوع کا مرتکب وعید کا نشانہ ضرور ہے لیکن جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہے گا۔

4۔5۔ فسق و نافرمانی

6۔7۔ گناہ اور زیادتی

8۔9۔ بے حیائی اور برائی

10۔ سرکشی

11۔ بلا علم اللہ پر کوئی بات لگانا

12۔ مومنوں کے راستے کے علاوہ (کسی اور راستے) کی پیروی کرنا۔

عَلَامَاتُ قُبُوْلِ التَّوْبَةِ

هُنَاکَ عَلَامَاتٌ تَدُلُّ عَلٰی صِحَّةِ التَّوْبَةِ وَقُبُوْلِهَا، وَهِیَ مِمَّا یَسْتَاْنِسُ بِهِ التَّائِبُ وَیَفْرَحُ بِهِ، لِاَنَّهُ بِوُقُوْعِهَا یَعْلَمُ اَنَّهُ یَسِیْرُ فِی الطَّرِیْقِ الصَّحِیْحِ الْمُوْصِلِ اِلَی النَّجَاةِ وَالْفَوْزِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمِنْ هٰذِهِ الْعَلَامَاتِ:

اَوَّلًا-اَنْ یَکُوْنَ الْعَبْدُ بَعْدَ التَّوْبَةِ خَیْرًا مِمَّا کَانَ قَبْلَهَا:

وَکُلُّ اِنْسَانٍ یَسْتَشْعِرُ ذٰلِکَ مِنْ نَفْسِهِ، فَاِذَا کَانَ بَعْدَ التَّوْبَةِ مُقْبِلًا عَلَی اللّٰهِ، عَالِیَ الْهِمَّةِ قَوِیَّ الْعَزِیْمَةِ؛ دَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی صِدْقِ تَوْبَتِهِ وَصِحَّتِهَا وَقُبُوْلِهَا.

ثَانِیًا-اَلَّا یَزَالَ الْخَوْفُ وَمُرَاقَبَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی مُصَاحِبًا لَهُ:

فَاِنَّ الْعَاقِلَ لَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ طَرْفَةَ عَیْنٍ، فَخَوْفُهُ مُسْتَمِرٌّ اِلٰی اَنْ یَسْمَعَ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ الْمُوَکِّلِیْنَ بِقَبْضِ رُوْحِهِ: ﴿اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ فَهُنَاکَ یَزُوْلُ خَوْفُهُ وَیَذْهَبُ قَلَقُهُ.

قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ اَنَّ اِحْدٰی قَدَمَیَّ فِی الْجَنَّةِ مَا اَمِنْتُ مَکْرَ اللّٰهِ!

وَلَعَلَّ هٰذَا اسْتِشْعَارٌ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقُلُوْبُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُقَلِّبُهَا کَیْفَ یَشَاءُ.

توبہ کی قبولیت کی علامتیں

کچھ علامتیں ایسی ہیں جو توبہ کے صحیح اور قبول ہونے پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ وہ چیز ہے جس کے ساتھ توبہ کرنے والا مانوس ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ ان علامات کے واقع ہونے کی بنا پر وہ جانتا ہے کہ وہ ایک صحیح راستے پر چل رہا ہے، جو اس کو قیامت کے دن نجات اور کامیابی کی طرف پہنچانے والا ہے۔ اور ان علامات میں سے ہے کہ:

1۔ یہ کہ توبہ کے بعد بندے کی حالت توبہ سے پہلے کی حالت سے بہتر ہو:

اور ہر انسان اس حالت کو اپنے نفس میں محسوس کر سکتا ہے۔ اگر وہ توبہ کے بعد اللہ کی طرف متوجہ ہے، اس حال میں کہ اس کی (نیکیوں کی) ہمت بڑھ چکی ہے، عزم پختہ ہو چکا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ اس کی توبہ، صحیح ہے، سچی ہے اور قبول ہے۔

2۔ ہمیشہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے نگران ہونے کا احساس رہے:

کیونکہ عقلمند آنکھ جھپکنے کے وقت تک بھی اللہ کی چال اور تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتا۔ اس کا خوف مسلسل رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ ان فرشتوں کی بات سن لے جو روح کو قبض کرنے پر مقرر ہیں: ''نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے''۔ تب جا کر اس کا خوف ختم ہوگا اور اس کی بے چینی چلی جائے گی۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر میرا ایک پاؤں جنت میں بھی داخل ہو جائے تو بھی میں اللہ کی چال سے بے خوف نہیں ہوں گا۔

اور شاید یہ قول نبی ﷺ کے اس ارشاد کو محسوس کرنا ہے کہ ''دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ ان کو پھیرتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے''۔

ثَالِثًا-اَنْ تَحْدُثَ لَهُ التَّوْبَةُ انْكِسَارًا فِیْ قَلْبِهِ وَذُلًّا وَتَوَاضُعًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّهِ:

وَهٰـذَا الْاِنْكِسَارُ وَالذُّلُّ اَنْفَعُ لِلْعَبْدِ مِنْ طَاعَاتٍ كَثِیْرَةٍ یَمُنُّ بِهَا عَلٰی رَبِّهِ كَمَا قِیْلَ ((رُبَّ مَعْصِیَةٍ اَوْرَثَتْ ذُلًّا وَانْكِسَارًا، وَرُبَّ طَاعَـةٍ اَوْرَثَتْ كِبْرًا وَغُرُوْرًا)).

رَابِعًا-اَنْ یَسْتَعْظِمَ الْجِنَایَةَ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَابَ مِنْهَا:

وَیَكُوْنُ ذٰلِكَ بِتَعْظِیْمِ الْاَمْرِ وَالْاٰمِرِ وَالتَّصْدِیْقِ بِالْجَزَاءِ، قَالَ تَعَالٰی:

﴿ذٰلِكَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾(الحج: 32)

وَقَـالَ ابْـنُ مَسْـعُـوْدٍ رَضِـیَ الـلّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَقَعَ عَلَیْهِ، وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْـفِـهِ، وَلِـذٰلِكَ قَـالَ بَـعْـضُ السَّلَفِ: لَا تَنْظُرْ اِلٰی صِغَرِ الْخَطِیْئَةِ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلٰی عَظَمَةِ مَنْ عَصَیْتَ!

خَامِسًا: مِنْ عَلَامَاتِ قَبُوْلِ التَّوْبَةِ اَیْضًا:

1-اَنْ یَحْذَرَ التَّائِبُ مِنْ اَمْرِ لِسَانِهِ؛ فَیَحْفَظُهُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْغِیْبَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَفُضُوْلِ الْكَلَامِ، وَیُشْغِلُهُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ.

2-اَنْ یَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ بَطْنِهِ؛ فَلَا یَاْكُلُ اِلَّا حَلَالًا.

3۔ کہ توبہ اس کے دل میں عاجزی کے طور پر اور اپنے رب کے سامنے تواضع اور ذلت کو ظاہر کرتے ہوئے واقع ہو:

اور یہ انکساری اور درماندگی بندے کے لیے بہت سی عبادات اور اطاعات سے زیادہ مفید ہے، جن کے ذریعے وہ اپنے رب پر احسان چڑھاتا ہو جیسے کہا جاتا ہے: کتنی ایسی نافرمانیاں ہیں جو بندے کو ذلت اور انکساری عطا کرتی ہیں اور کتنی ایسی نیکیاں ہیں جو بندے کو تکبر اور غرور عطا کرتی ہیں۔

4۔ وہ اس جرم کو عظیم خیال کرے جو اس سے سرزد ہوا ہے چاہے وہ اس سے توبہ کر چکا ہے:

یہ تب ہوگا جب اس معاملے کو اور حکم دینے والے کی عظمت کو سمجھا جائے اور بدلے کی تصدیق کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یقیناً یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے''۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''بے شک مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے گویا پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اسے ڈر ہے کہ پہاڑ اس پر گر جائے گا اور بے شک فاجر آدمی اپنے گناہوں کو ایسے سمجھتا ہے جیسے ایک مکھی اس کی ناک پر آ بیٹھی''۔ اسی وجہ سے بعض سلف صالحین کا کہنا ہے کہ کسی غلطی کے صغیرہ ہونے پر نگاہ نہ رکھو بلکہ اس ذات کی عظمت کو پیش نظر رکھو جس کی تم نے نافرمانی کی ہے۔

5۔ توبہ کی قبولیت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہیں:

1۔ توبہ کرنے والا اپنی زبان کے معاملے میں ڈرتا رہے، پس وہ جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور فضول باتوں سے اس کی حفاظت کرے اور اس کو اللہ کے ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت کے ساتھ مشغول کرے۔

2۔ اپنے پیٹ کے معاملے میں ڈرے پس وہ صرف اور صرف حلال کھائے۔

3-اَنْ يَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ بَصَرِهِ؛ فَلَا يَنْظُرُ اِلَى الْحَرَامِ، وَلَا اِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الرَّغْبَةِ فِيْهَا.

4-اَنْ يَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ سَمْعِهِ؛ فَلَا يَسْتَمِعُ اِلٰى مَعْصِيَةِ اٰلَاتِ طَرْبٍ وَلَهْوٍ، وَلَا اِلٰى كَذِبٍ وَغِيْبَةٍ.

5-اَنْ يَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ يَدِهٗ؛ فَلَا يَمُدُّهَا اِلَى الْحَرَامِ، وَاِنَّمَا يَمُدُّهَا اِلٰى مَا فِيْهِ طَاعَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

6-اَنْ يَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ قَدَمَيْهِ؛ فَلَا يَمْشِىْ بِهِمَا اِلٰى مَوَاطِنِ الْمَلَاهِى وَالْمَعَاصِىْ، بَلْ يَمْشِىْ بِهِمَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَالْجِهَادِ وَمَوَاطِنِ الطَّاعَاتِ.

7-اَنْ يَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ قَلْبِهِ؛ فَيُطَهِّرُهٗ مِنَ الْعَدَاوَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْبُغْضِ مِنْ اَجْلِ الدُّنْيَا، وَيُطَهِّرُهٗ مِنَ الْحَسَدِ وَسَائِرِ الْاٰفَاتِ، وَيَجْعَلُ فِيْهِ الشَّفَقَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَالْحُبَّ فِى اللّٰهِ وَالْبُغْضَ فِى اللّٰهِ.

8-اَنْ يَحْذَرَ مِنْ اَمْرِ طَاعَتِهِ؛ فَيَجْعَلُهَا خَالِصَةً لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَجْتَنِبُ الرِّيَاءَ وَالسُّمْعَةَ. (التوبة للبيانونی)

3۔ اپنی آنکھ کے معاملے میں ڈرے، پس نہ حرام کی طرف دیکھے اور ہی دنیا کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے۔

4- اپنے کان کے معاملے میں ڈرے۔ تو وہ نہ معصیت کی طرف کان لگائے جیسے طرب ولہو کے آلات اور نہ ہی جھوٹ اور غیبت کی طرف کان لگائے۔

5۔ اپنے ہاتھ کے معاملے میں ڈرے پس اس کو حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ اس کو اسی چیز کی طرف بڑھائے جس میں اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔

6۔ اپنے دونوں پاؤں کے معاملے میں ڈرے۔ تو ان کے ذریعے غافل کرنے والے اور نافرمانیوں والے مقامات کی طرف نہ چلے، بلکہ وہ انکے ذریعے مساجد کی طرف اور جہاد کی طرف اور اطاعت کے مقامات کی طرف چلے۔

7۔ اپنے دل کے معاملے میں ڈرے تو دنیاوی عداوت دنیا کی خاطر بغض رکھنے سے اس کو پاک کرے حسد اور باقی ساری بیماریوں سے اس کو پاک کرے اور اپنے دل میں شفقت، خیر خواہی اور اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے بغض رکھے۔

8۔ اپنی اطاعت (نیکیوں) کے معاملے میں بھی ڈرے تو نیکی کے کام خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کرے اور ریاکاری اور شہرت سے بچے۔

اَلْاَسْبَابُ الدَّاعِيَةُ اِلَى التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِمْرَارِ عَلَيْهَا

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا يَسَّرَ لَهُ الْاَسْبَابَ الَّتِیْ تَاْخُذُ بِيَدِهِ اِلٰى مَقَامِ التَّوْبَةِ وَتُعِيْنُهُ عَلَيْهَا، وَتُزَيِّنُ لَهُ الْاِسْتِمْرَارَ وَمُتَابَعَةَ السَّيْرِ وَعَدَمِ الْاِنْقِطَاعِ، وَمِنْ هٰذِهِ الْاَسْبَابِ:

1-مُحَاسَبَةُ النَّفْسِ:

وَهِیَ مَنْزِلَةُ التَّمْيِيْزِ بَيْنَ مَا لِلْعَبْدِ وَمَا عَلَيْهِ، وَهِیَ تُعِيْنُ الْعَبْدَ عَلَى التَّوْبَةِ، وَتُحَافِظُ لَهُ عَلَيْهَا بَعْدَ وُقُوْعِهَا... قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ:

وَمِنْ مَنْزِلَةِ الْمُحَاسَبَةِ يَصِحُّ لَهُ نُزُوْلُ مَنْزِلَةِ التَّوْبَةِ؛ لِاَنَّهُ اِذَا حَاسَبَ نَفْسَهُ عَرَفَ مَاعَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَخَرَجَ مِنْهُ، وَتَنَصَّلَ مِنْهُ اِلٰى صَاحِبِهِ، وَهِیَ حَقِيْقَةُ التَّوْبَةِ.

وَالتَّحْقِيْقُ: اَنَّ التَّوْبَةَ بَيْنَ مُحَاسَبَتَيْنِ: مُحَاسَبَةً قَبْلَهَا تَقْتَضِیْ وَجُوْبَهَا، وَمُحَاسَبَةً بَعْدَهَا تَقْتَضِیْ حِفْظَهَا. (مدارج السالكين)

2- تَدَبُّرُ عَوَاقِبِ الذُّنُوْبِ:

فَالْمَرْءُ اِذَا عَلِمَ اَنَّ الْمَعَاصِیَ قَبِيْحَةُ الْعَوَاقِبِ سَيِّئَةُ الْمُنْتَهٰى، وَاَنَّ الْجَزَاءَ بِالْمِرْصَادِ، دَعَاهُ ذٰلِکَ اِلٰى تَرْکِ الذُّنُوْبِ مِنَ الْبِدَايَةِ، وَالتَّوْبَةِ اِلَى اللّٰهِ اِنْ كَانَ اقْتَرَفَ شَيْئًا مِنْهَا.

وہ اسباب جو توبہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور توبہ پر قائم رکھتے ہیں

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لیے وہ اسباب آسان کر دیتا ہے جو اس کا ہاتھ تھام کر توبہ کے مقام تک لے جاتے ہیں، وہ اسباب اس پر اس کی مدد کرتے ہیں، اس کے لیے اس بات کو مزین کرتے ہیں کہ اس پر قائم رہے اور مسلسل چلتا رہے اور کٹ کر نہ رہ جائے اور ان اسباب میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرنا:

اور یہ مقام ہے اس بات میں فرق کرنے کا کہ بندے کا کیا حق ہے، اس پر کیا ذمہ داری ہے، یہ چیز بندے کو توبہ کرنے پر مدد کرتی ہے اور اس کے لیے توبہ واقع ہونے کے بعد اس پر قائم رہنے میں حفاظت کرتی ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں:

محاسبہ کے مقام میں سے یہ ہے کہ اس کے لیے توبہ کے مرتبہ پر نازل ہونا درست ہو کیونکہ جب وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا وہ پہچان لے گا کہ اس کے اوپر کیا حق ہے تو وہ اس سے نکل جائے گا اور وہ حق (اس سے نکل کر) اس کے (اصل) مالک کی طرف چلا جائے گا، یہ ہے توبہ کی حقیقت۔

تحقیق کہ توبہ دو محاسبوں کے درمیان ہے: ایک تو توبہ سے پہلے کا محاسبہ جو توبہ واجب ہونے کا تقاضا کرے، ایک اس کے بعد محاسبہ جو توبہ کو محفوظ رکھنے کا تقاضا کرے۔

2- گناہوں کے انجام پر غور کرنا:

تو جب آدمی جان لے گا کہ نافرمانیوں کی سزا قبیح ہوتی ہے اور اس کا انجام برا ہوتا ہے اور بدلہ وہی ہوگا جو گھات لگائے ہوئے آدمی کا ہوتا ہے تو یہ چیز شروع سے ہی اسے گناہوں کو چھوڑنے کی طرف دعوت دے گی اور اگر اس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کی طرف دعوت دے گی۔

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیّ: اِنَّمَا فَضْلُ الْعَقْلِ بِتَاَمُّلِ الْعَوَاقِبِ، فَاَمَّا الْقَلِیْلُ الْعَقْلِ فَاِنَّهُ یَرَی الْحَالَ الْحَاضِرَةَ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی عَاقِبَتِهَا؛ فَاِنَّ اللِّصَّ یَرٰی اَخْذَ الْمَالِ وَیَنْسٰی قَطْعَ الْیَدِ!...وَکَذٰلِکَ شَارِبُ الْخَمْرِ یَلْتَذُّ تِلْکَ السَّاعَةَ، وَیَنْسٰی مَا یُجْنٰی مِنَ الْاٰفَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، وَکَذٰلِکَ الزِّنَا؛ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ یَرٰی قَضَاءَ الشَّهْوَةِ، وَیَنْسٰی مَا یُجْنٰی مِنْ فَضِیْحَةِ الدُّنْیَا وَمِنَ الْحَدِّ، فَقِسْ عَلٰی هٰذِهِ النَّبْذَةِ وَانْتَبِهْ لِلْعَوَاقِبِ، وَلَا تُؤْثِرْ لَذَّةً تُفَوِّتُ خَیْرًا کَثِیْرًا. (صید الخاطر)

3- تَدَبُّرُ الْقُرْاٰنِ:

فَالْقُرْاٰنُ کِتَابُ اللّٰهِ الْمُبِیْنُ، فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ وَالْمَخْرَجُ مِنْ کُلِّ فِتْنَةٍ، سَوَاءً فِیْ ذٰلِکَ فِتَنِ الشَّهَوَاتِ اَوِ الشُّبُهَاتِ...وَمَنْ تَدَبَّرَ الْقُرْاٰنَ حَقَّ تَدَبُّرِهِ اَوْرَثَهُ ذٰلِکَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَوْبَةً صَادِقَةً وَبَصِیْرَةً نَافِذَةً وَزُهْدًا فِی الدُّنْیَا، وَاِقْبَالًا عَلَی الْاٰخِرَةِ، وَبُغْضًا لِلْمَعْصِیَةِ، وَحُبًّا لِلطَّاعَةِ، وَاِجْلَالًا لِلرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا، قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (الاسراء: 82)

ابن جوزی کہتے ہیں: عقل کی برتری انجاموں پر غور کرنے کے ساتھ ہے البتہ جو کم عقل ہوتا ہے وہ موجودہ صورت حال کو دیکھتا ہے اور اس کے انجام کو نہیں دیکھتا، جو چور ہے وہ مال چھیننے کو دیکھتا ہے اور ہاتھ کے کٹنے کو بھلا دیتا ہے اور اسی طرح شراب پینے والا، وہ اس وقت تو لطف اٹھاتا ہے اور وہ بھول جاتا ہے جو وہ دنیا و آخرت میں آفات کی فصل کاٹے گا۔ اسی طرح بدکاری کا حال ہے انسان اپنی شہوت کو پورا کرنے کی طرف دیکھتا ہے اور اس کو بھلا دیتا ہے جو وہ دنیا میں بے عزتی اور حد کے قائم ہونے کی فصل کاٹے گا۔ اس تھوڑے سے بیان پر باقی کو بھی قیاس کرلو اور انجام کے لیے متنبہ ہو جاؤ اور ایسی لذت کو ترجیح نہ دو جو بہت سی بھلائی سے محروم کردے۔

3- قرآن میں غور کرنا:

قرآن اللہ کی روشن کتاب ہے، اس میں ہدایت و نور ہے اور ہر فتنے سے نجات کا بیان ہے، برابر ہے کہ اس میں خواہشات کے فتنے ہوں یا شکوک و شبہات کے فتنے ہوں... اور جو قرآن میں ایسا تدبّر کرتا ہے جیسا اس کا حق ہے تو یہ بات اس کو مزید نفع مند علم، سچی توبہ اور نافذ ہونے والی بصیرت، دنیا میں بے رغبتی، آخرت کی طرف توجہ دلانے، نافرمانی سے نفرت، اور اطاعت سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم عطا کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا“۔

4-اَلْحِرْصُ عَلٰى صُحْبَةِ الْاَخْيَارِ وَتَرْکِ صُحْبَةِ الْاَشْرَارِ:

وَهٰذَا اَيْضًا مِمَّا يُعِيْنُ الْمَرْءَ عَلَى التَّوْبَةِ وَاسْتِمْرَارِهَا، فَاِنَّ الطَّبَعَ يَسْرِقُ مِنْ خِصَالِ الْمَخَالِطِيْنَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾ (الزخرف: 67)

وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ؛ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ.
(رواه الترمذی)

5-وَمِنْ اَسْبَابِ اسْتِمْرَارِ التَّوْبَةِ:

مَفَارَقَةُ مَوْضِعِ الْمَعْصِيَةِ: وَذٰلِکَ اِذَا كَانَ وُجُوْدُهٗ فِيْهِ سَبَبًا فِیْ وُقُوْعِهٖ فِی الْمَعْصِيَةِ مَرَّةً اُخْرٰی، قَالَ تَعَالٰى: ﴿اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا﴾.

6-وَمِنْ اَسْبَابِ اسْتِمْرَارِ التَّوْبَةِ:

ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَدُعَاؤُهٗ وَاسْتِغْفَارُهٗ... فَاِنَّ الذِّكْرَ حَيَاةُ الْقُلُوْبِ، وَالدُّعَاءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَالْاِسْتِغْفَارُ مِنْ دَلَائِلِ التَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ، وَكُلُّ ذٰلِکَ يُوْقِظُ الْقَلْبَ وَيُنَبِّهُهٗ وَيَطْرُدُ عَنْهُ وَارِدَاتِ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالتَّعَلُّقِ بِالدُّنْيَا.

7-وَ مِنْ اَسْبَابِ اسْتِمْرَارِ التَّوْبَةِ:

قَصْرُ الْاَمَلِ وَذِكْرُ الْمَوْتِ: وَكَذٰلِکَ تَذَكُّرُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ، مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَتَشْيِيْعِ الْجَنَائِزِ، وَكُلُّهَا اُمُوْرٌ تَعْمَلُ عَلٰى يَقْظَةِ الْقَلْبِ وَعَدَمِ غَفْلَتِهٖ.

4۔ نیک لوگوں کی صحبت کی حرص، اور برے لوگوں کی صحبت چھوڑ نا۔

اور یہ چیز بھی انسان کو توبہ کرنے اور اس پر قائم رہنے پر مدد کرتی ہے۔ بے شک طبیعت مل جل کر رہنے والوں کی خصلتوں اور عادتوں کو کچھ نہ کچھ چوری کر لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے“۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس اسے غور کرنا چاہئے وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

5۔ اور توبہ کے قائم رہنے کے اسباب میں سے ایک یہ ہے:

نافرمانی کی جگہ کو چھوڑ دینا۔ یہ اس وقت ہے جب اس جگہ میں انسان کا ہونا دوبارہ اس نافرمانی میں گرفتار ہونے کا سبب بنے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟“

6۔ اور توبہ کے قائم دائم رہنے کے اسباب میں سے ایک یہ ہے:

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، اس سے دعا کرنا اور اس سے استغفار چاہنا: کیونکہ ذکر دلوں کی زندگی اور دعا مومن کا ہتھیار ہے اور استغفار توبہ اور عاجزی کے دلائل میں سے ہے۔ یہ سب چیزیں دل کو بیدار کرتی ہیں، اس کو متنبہ کرتی ہیں، اس سے دل کی سختی، غفلت کے حملوں اور دنیا کے ساتھ وابستگی کو دور کرتی ہیں۔

7۔ توبہ کے قائم رہنے کے اسباب میں سے ایک یہ ہے:

آرزوؤں کا کم کرنا اور موت کو یاد کرنا۔ اسی طرح آخرت کی منزلوں کو یاد کرنا، قبروں کی زیارت کرنا اور جنازوں کے پیچھے جانا یہ سب ایسے کام ہیں جو دل کو بیدار کرنے کا کام کرتے ہیں اور اس کو غافل نہیں ہونے دیتے۔

8-وَمِنْ اَسْبَابِ اسْتِمْرَارِ التَّوْبَةِ:

تَحَرِّى الْحَلَالِ فِى الْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَرْكَبِ وَفِىْ كُلِّ شَىْءٍ.

10-وَمِنَ الْاَسْبَابِ كَذٰلِكَ:

اَلتَّخَلُّصُ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ الظَّاهِرَةِ بِاِتْلَافِهَا...

مِثْلَ الْمُسْكَرَاتِ وَاٰلَاتِ اللَّهْوِ وَالصُّوَرِ وَالْاَفْلَامِ الْمُحَرَّمَةِ وَالْقِصَصِ الْمَاجِنَةِ وَالتَّمَاثِيْلِ وَالدِّشِّ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

8۔ اور توبہ کے قائم رہنے کے اسباب میں سے ایک یہ ہے:

کھانے پینے میں، لباس میں، سواری میں اور ہر چیز میں حلال کو کوشش سے حاصل کرنا۔

9۔ اور اس کے اسباب میں سے یہ ہے کہ:

ظاہری حرام چیزوں کو تلف کر کے ان سے گلوخلاصی کروانا۔

جیسے نشہ آور چیزیں، موسیقی کے آلات، تصاویر، حرام فلمیں، گھٹیا واقعات (کہانیاں)، ڈرامے، ڈش اور دیگر چیزیں۔

مِنْ قِصَصِ التَّائِبِیْنَ

اَخِی الْحَبِیْبَ:

قِـصَـصُ التَّـائِبِیْنَ کَثِیْرَةٌ، وَاِخْبَارُ الْعَائِدِیْنَ طَوِیْلَةٌ...فَکَمْ مِنْ اُنَاسٍ تَابُوْا بَعْدَ طُوْلِ شُرُوْدٍ!...وَکَمْ مِنْ صَـاحِبِ مَعْصِیَةٍ اَدْرَکَ اَنَّ الْعِزَّ فِیْ طَاعَةِ اللّٰـهِ، وَاَنَّ عَـوَاقِـبَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ وَخِیْمَةٌ!...وَفِیْ قِصَصِ هٰؤُلَاءِ عِبَـرٌ وَعِظَاتٌ، وَتَنْبِیْهٌ لِـلْقَلْبِ وَاِیْقَاظٌ لَـهُ مِنْ وَهْـدَةِ الْغَفَلَاتِ، وَحَثٌّ لَهُ عَلَی الطَّاعَةِ وَتَرْکِ الْمُنْکَرَاتِ.

وَاعْلَمْ اَخِی الْـحَبِیْـبَ اَنَّ مَبْـدَاَ التَّـوْبَةِ یَـقْظَةُ الْقَلْبِ وَانْتِبَاهُهُ مِنْ رَّقْدَةِ الْـغَـافِـلِیْنَ، وَتَعْظِیْمُ جَنَابِ الرَّبِّ تَعَالٰی مِنْ سُلُوْکِ سَبِیْلِ الْجَاهِلِیْنَ...

نَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَجْعَلَنَا جَمِیْعًا مِنَ التَّائِبِیْنَ الْعَائِدِیْنَ.

توبہ کرنے والوں کے واقعات میں سے

میرے پیارے بھائی!

توبہ کرنے والوں کے واقعات بہت ہیں اور اللہ کی طرف واپس لوٹنے والوں کی خبریں بھی لمبی ہیں... کتنے لوگ ہیں جنہوں نے لمبی بے راہ روی کے بعد توبہ کی اور کتنے ہی گناہ کرنے والوں کو معلوم ہوگیا کہ عزت اللہ کی اطاعت میں ہے اور گناہوں اور نافرمانیوں کا انجام بہت ہی برا ہے!... ان لوگوں کے واقعات میں عبرتیں اور نصیحتیں ہیں، دل کے لیے تنبیہ اور اس کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنا دل کو اطاعت پر رغبت دینے اور برائیوں کو چھوڑنے والی بات بھی ہے۔

جان لو، میرے پیارے بھائی!

توبہ کا آغاز دل کی بیداری سے ہے اور غافلوں کی نیند سے اس کا جاگنا ہے اور جاہلوں کے راستے پر چلنے سے رب تعالیٰ کی جناب کی تعظیم کو ملحوظ رکھنا ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہم سب کو توبہ کرنے والا (اللہ کی طرف) لوٹنے والا بنا دے۔

تَوْبَةُ الْكِفْلِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِیْثًا قَالَ: كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ لَا یَتَوَرَّعُ عَنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ، فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّیْنَ دِیْنَارًا عَلٰی اَنْ یَطَاَهَا، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ اِرْتَعَدَتْ وَبَكَتْ، فَقَالَ لَهَا: مَا یُبْكِیْكِ؟ اَكْرَهْتُكِ؟ قَالَتْ: لَا وَلٰكِنَّ هَذَا عَمَلٌ لَمْ اَعْمَلْهُ قَطُّ. قَالَ: فَلِمَ تَفْعَلِیْنَ هٰذَا وَلَمْ تَكُوْنِی فَعَلْتِیْهِ قَطُّ؟ قَالَتْ: حَمَلَتْنِی عَلَیْهِ الْحَاجَةُ قَالَ: فَتَرَكَهَا، ثُمَّ قَالَ اِذْهَبِی وَالدَّنَانِیْرُ لَكِ. ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَعْصِی اللّٰهَ الْكِفْلُ اَبَدًا، فَمَاتَ مِنْ لَیْلَتِهِ، فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰی بَابِهِ "غَفَرَ اللّٰهُ لِلْكِفْلِ". (رواہ الترمذی والحاکم وصححه ووافقه الذهبی) (ضعیف)

کفل کی توبہ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث سنی، فرمایا: ’’کفل بنی اسرائیل میں سے تھا وہ کسی بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا کہ اس کو عمل میں لائے۔ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ وہ اس سے جماع کر سکے۔ جب وہ بیٹھ گیا آدمی کے اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنے کی طرح تو وہ کانپنے لگی اور رونے لگی۔ اس نے اس سے پوچھا: تم کیوں روتی ہو؟ کیا میں نے تمہیں مجبور کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں لیکن یہ ایسا عمل ہے جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ اس نے کہا جب تم نے یہ کبھی نہیں کیا تھا تو اب کیوں کرتی ہو؟ اس نے کہا: فاقے نے مجھے اس پر مجبور کر دیا ہے تو اس نے اس کو چھوڑ دیا پھر کہا جاؤ اور دینار بھی تمہارے ہیں پھر کہا: اللہ کی قسم کفل اب کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ پس وہ اسی رات مر گیا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: اللہ نے کفل کو بخش دیا۔

تَوْبَةُ قَاتِلِ الْمِائَةِ

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا، فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَی رَاهِبٍ، فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَهَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَا، فَقَتَلَهُ، فَکَمَّلَ بِهِ مِائَةً. ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ. فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَ کَذَا، فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللّٰہَ، فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ؛ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ... فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاهُ مَلَکُ الْمَوْتِ، فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِکَةُ الْعَذَابِ، فَقَالَتْ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی. وَقَالَتْ مَلَائِکَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهُ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَیْنَهُمْ، فَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ؛ فَاِلٰی اَیَّتِهِمَا کَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ. وَفِی رِوَایَةٍ: فَکَانَ اِلَی الْقَرْیَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا.

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی هٰذِهِ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِیْ، وَقَالَ: قِیْسُوْا بَیْنَهُمَا فَوَجَدُوْهُ اِلٰی هٰذِهِ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ. (متفق علیه)

سو قتل کرنے والے کی توبہ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے انسان قتل کیے تھے۔ اس نے زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا اس کو ایک راہب کا پتا بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس گیا اس نے بتایا: میں نے ننانوے انسان قتل کیے ہیں کیا کوئی توبہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ اس نے اس کے قتل کے ساتھ سو پورے کر دیئے۔ پھر اس نے زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا پھر اس کو ایک عالم آدمی کا بتایا گیا۔ اس نے کہا: میں نے سو قتل کیے ہیں، کیا کوئی توبہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں توبہ ہے، اور کون ہے جو تمہارے اور توبہ کے درمیان رکاوٹ بن سکے۔ فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ کیونکہ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہ جانا کیونکہ وہ برا علاقہ ہے۔ وہ چلا گیا حتی کہ جب اس نے آدھا راستہ طے کر لیا تو اس کے پاس ملک الموت پہنچ گیا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں جھگڑنے لگے رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتے ہوئے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرتے ہوئے آیا ہے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی بھی نیکی نہیں کی۔ ان کے پاس انسان کی صورت میں ایک فرشتہ آیا انہوں نے اس کو اپنا حکم بنایا۔ اس نے کہا تم دونوں علاقوں میں پیمائش کرو وہ جس علاقے کے زیادہ قریب ہو اسی علاقے میں اس کو شمار کیا جائے۔ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف اس نے ارادہ کیا تھا۔ اس کی روح کو رحمت کے فرشتوں نے لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب نکلا، اس کو وہاں کے رہنے والوں میں سے ہی سمجھا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اس زمین کو کہا: دور ہو جاؤ اور دوسری زمین کو کہا: تم قریب ہو جاؤ اور کہا کہ ان دونوں کے درمیان پیمائش کرو تو انہوں نے دیکھا وہ ایک بالشت زیادہ اس علاقے کے قریب ہے تو اس کو معاف کر دیا گیا۔

تَوْبَةُ ثَلاثِ بَنَاتٍ بَغَايَا

قَالَ الْحَسَنُ اَبُوْ جَعْفَرٍ:

كَانَ لُقْمَانُ الْحَبَشِیُّ عَبْدًا لِّرَجُلٍ جَاءَ بِهِ اِلَى السُّوْقِ يُبِيْعُهُ، قَالَ: فَكَانَ كُلَّمَا جَاءَ اِنْسَانٌ يَشْتَرِيْهِ قَالَ لَهُ لُقْمَانُ: مَا تَصْنَعُ بِیْ؟ فَيَقُوْلُ: اَصْنَعُ بِکَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: حَاجَتِیْ اِلَيْکَ اَلَّا تَشْتَرِيَنِیْ... حَتّٰى جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِیْ؟

قَالَ: اَصِيْرُکَ بَوَّابًا عَلٰى بَابِیْ، قَالَ: اَنْتَ اِشْتَرِنِیْ.

قَالَ: فَاشْتَرَاهُ، وَجَاءَ بِهِ اِلٰى دَارِهٖ.

قَالَ: وَكَانَ لِمَوْلَاهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يَّبْغِيْنَ فِی الْقَرْيَةِ، وَاَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلٰى ضَيْعَةٍ لَّهٗ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّیْ قَدْ اَدْخَلْتُ اِلَيْهِنَّ طَعَامَهُنَّ وَمَا يَحْتَجْنَ اِلَيْهِ، فَاِذَا خَرَجْتُ فَاَغْلِقِ الْبَابَ وَاقْعُدْ مِنْ وَّرَائِهٖ وَلَا تَفْتَحْهُ حَتّٰى اَجِیْءَ.

قَالَ: فَقُلْنَ لَهُ: اِفْتَحِ الْبَابَ، فَاَبٰى عَلَيْهِنَّ فَشَجَّجْنَهُ فَغَسَلَ الدَّمَ وَجَلَسَ. فَلَمَّا قَدِمَ سَيِّدُهُ لَمْ يُخْبِرْهُ. ثُمَّ عَادَ مَوْلَاهُ بَعْدَ الْخُرُوْجِ فَقَالَ: اِنِّیْ قَدْ اَدْخَلْتُ اِلَيْهِنَّ مَا يَحْتَجْنَ اِلَيْهِ، فَلَا تَفْتَحَنَّ الْبَابَ.

فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجْنَ اِلَيْهِ فَقُلْنَ لَهُ: اِفْتَحِ الْبَابَ، فَاَبٰى فَشَجَّجْنَهُ وَرَجَعْنَ، فَجَلَسَ فَلَمَّا جَاءَ مَوْلَاهُ لَمْ يُخْبِرْهُ بِشَیْءٍ.

تین بدکار لڑکیوں کی توبہ

حسن ابوجعفر کہتے ہیں:

حبشی لقمان ایک آدمی کا غلام تھا وہ اس کو بازار لے گیا کہ اس کو فروخت کرے۔ جب بھی کوئی اس کو خریدنے کے لیے آتا تو لقمان اس سے کہتا: تم میرا کیا کرو گے تو وہ کہتا میں تم سے فلاں فلاں کام لوں گا تو وہ کہتا: میری درخواست یہ ہے کہ مجھے نہ خریدو۔ یہاں تک کہ ایک آدمی آیا

لقمان نے کہا میرا کیا کرو گے؟

اس نے کہا: میں تجھے اپنے دروازے پر پہرے دار رکھوں گا۔ اس نے کہا: تم مجھے خرید لو۔ اس نے اس کو خرید لیا اور اس کو اپنے گھر لے گیا۔

اس کے آقا کی تین لڑکیاں تھیں وہ اس گاؤں میں بدکاری کرتی تھیں اس نے چاہا کہ وہ اپنے کھیت کی طرف جائے تو اس نے لقمان سے کہا کہ میں نے ان لڑکیوں کا کھانا اور جس چیز کی ان کو ضرورت ہے وہ اندر پہنچا دی ہے جب میں چلا جاؤں تو دروازہ بند کر لینا، پیچھے بیٹھ جانا اور اس کو نہ کھولنا یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔

لڑکیوں نے کہا دروازہ کھولو اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے اس کا سر پھاڑ دیا، اس نے خون کو دھویا اور بیٹھ گیا۔ جب اس کا آقا آ گیا اس نے اس کو نہیں بتایا پھر اس کا آقا نکلنے کے بعد دوبارہ واپس آیا تو کہا: میں نے ان لڑکیوں کا کھانا اور جس چیز کی ان کو ضرورت ہے وہ اندر پہنچا دی ہے تم دروازہ نہ کھولنا۔

جب وہ چلا گیا تو لڑکیاں اس کے پاس آئیں اور اس سے کہا: دروازہ کھولو اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے اس کا سر پھاڑ دیا تو وہ بیٹھ گیا جب اس کا آقا آیا اس نے اس کو کچھ بھی نہیں بتایا۔

قَالَ: فَقَالَتِ الْكَبِيرَةُ: مَا بَالُ هَذَا الْعَبْدِ الْحَبَشِيِّ اَوْلٰى بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنِّیْ؟ وَاللّٰهِ لَاَتُوْبَنَّ فتابَتْ.

وَقَالَتِ الصُّغْرٰی: مَا بَالُ هَذَا الْعَبْدِ الْحَبَشِيِّ وَهٰذِهِ الْكُبْرٰی اَوْلٰى بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنِّیْ؟ وَاللّٰهِ لَاَتُوْبَنَّ فتابَتْ.

وَقَالَتِ الْوُسْطٰی: مَا بَالُ هَاتَيْنِ وَهَذَا الْعَبْدِ الْحَبَشِيِّ اَوْلٰى بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنِّیْ؟ وَاللّٰهِ لَاَتُوْبَنَّ فتابَتْ.

قَالَ: فَقَالَ غُوَاةُ الْقَرْيَةِ: مَا بَالُ هَذَا الْعَبْدِ الْحَبَشِيِّ وَبَنَاتِ فُلَانٍ اَوْلٰى بِطَاعَةِ اللّٰهِ مِنَّا؟ فَتَابُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانُوا مِنْ عُبَّادِ الْقَرْيَةِ.

(كتاب التوابين)

تو بڑی بولی: اس حبشی غلام کا کیا حال ہے یہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے میں مجھ سے زیادہ حقدار ہے؟ اللہ کی قسم میں ضرور توبہ کروں گی تو اس نے توبہ کر لی۔

چھوٹی نے کہا: اس حبشی غلام کا کیا حال ہے اور اس بڑی لڑکی کا، یہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے میں مجھ سے زیادہ حقدار ہے؟ میں بھی ضرور توبہ کروں گی۔ اس نے بھی توبہ کر لی۔

اور درمیان والی بولی: ان دونوں لڑکیوں کو کیا ہوا اور حبشی غلام کو کیا ہوا اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے میں مجھ سے زیادہ لائق ہیں۔ اللہ کی قسم میں ضرور توبہ کروں گی تو اس نے بھی توبہ کر لی۔

تو گاؤں کے بدکار لوگوں نے کہا: اس حبشی غلام کا کیا حال ہے اور فلاں کی بیٹیوں کا، کیا وہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے میں ہم سے زیادہ حقدار ہیں۔ انہوں نے بھی اللہ عزوجل کی طرف توبہ کر لی اور وہ اس گاؤں کے عبادت کرنے والوں میں سے ہو گئے۔

تَوْبَةُ الْغَامِدِيَّةِ

جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مَنْ غَامِدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، طَهِّرْنِیْ.

فَقَالَ: وَيْحَكِ، اِرْجِعِیْ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَيْهِ.

فَقَالَتْ: اَرَاکَ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِیْ كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟

قَالَ: وَمَا ذَاكِ؟ قَالَتْ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا .

فَقَالَ: آنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ .

فَقَالَ لَهَا: حَتّٰى تَضَعِیْ مَا فِیْ بَطْنِكِ.

قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ .

قَالَ: فَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: اِذَنْ لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُّرْضِعُهُ.

فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِلَیَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَاَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَاْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ سَبَّهُ اِيَّاهَا فَقَالَ: مَهْلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ، لَقَدْ تَابَتْ تَّوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مُكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ.

ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ: لَقَدْ تَابَتْ تَّوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَل وَجَدْتَّ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

(رواه مسلم)

غامدیہ کی توبہ

غامد قبیلہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو کہنے لگی اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کردیں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’افسوس! جاؤ اللہ سے بخشش مانگو اور اس سے توبہ کرو‘‘ تو اس نے کہا: میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ مجھے یوں واپس لوٹانا چاہتے ہیں جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو لوٹایا؟

آپ نے فرمایا: ’’کیا مسئلہ ہے؟‘‘ اس نے کہا: کہ وہ زنا سے حاملہ ہوگئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا تم؟‘‘ اس نے کہا: ہاں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: (چلی جاؤ) یہاں تک کہ وضع حمل کرلو کہا: تو ایک انصاری آدمی نے اس کی کفالت کی یہاں تک کہ اس نے بچہ جنم دے دیا۔

پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو فرمایا: ’’غامدیہ نے بچہ جنم دے دیا‘‘ پھر فرمایا: ’’تب تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے کہ ہم اس کے بچے کو چھوٹا چھوڑ دیں کوئی ایسا نہ ہو جو اس کو دودھ پلا سکے‘‘۔

تو انصار کا ایک آدمی اٹھا اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس کا دودھ پلانا میرے ذمے ہے تو آپ نے اس کو رجم کردیا۔

ایک روایت میں ہے کہ خالد بن ولید ایک پتھر اٹھا کر لائے پھر اس کے سر پر مارا، خون کے چھینٹے خالد کے چہرے پر پڑے تو انہوں نے اس کو برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا اس کو برا بھلا کہنا سن لیا تو فرمایا: ’’رک جاؤ اے خالد! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کو معاف کردیا جاتا‘‘۔

پھر آپؐ نے اس کے متعلق حکم جاری کیا تو آپؐ نے اس کا جنازہ پڑھا اور اس کو دفن کردیا۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ کے ستر آدمیوں میں تقسیم کردیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے کیا تم نے اس سے اچھی توبہ کہیں پائی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے جان کی قربانی دے دی۔

تَوْبَةُ زَاذَانَ

رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ مَرَّ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ مَوْضِعٍ مِّنْ نَّوَاحِی الْکُوْفَۃِ، فَاِذَا فِتْیَانٌ فُسَّاقٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا یَشْرَبُوْنَ، وَفِیْھِمْ مُغَنٍّ یُّقَالُ لَہٗ زَاذَانُ یَضْرِبُ بِالْعُوْدِ وَیُغَنِّیْ، وَکَانَ لَہٗ صَوْتٌ حَسَنٌ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ: مَا اَحْسَنَ ھٰذَا الصَّوْتَ لَوْ کَانَ بِقِرَاءَۃِ کِتَابِ اللّٰہِ!

وَجَعَلَ الرِّدَاءَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَمَضٰی.

فَسَمِعَ زَاذَانُ قَوْلَہٗ فَقَالَ: مَنْ کَانَ ھٰذَا؟

قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ.

قَالَ: وَاَیُّ شَیْءٍ قَالَ؟

قَالُوْا: اِنَّہٗ قَالَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا الصَّوْتَ لَوْ کَانَ بِقِرَاءَۃِ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی.

فَقَامَ، وَضَرَبَ بِالْعُوْدِ عَلَی الْاَرْضِ فَکَسَرَہٗ، ثُمَّ اَسْرَعَ فَاَدْرَکَہٗ، وَجَعَلَ بِالْمِنْدِیْلِ فِیْ عُنُقِ نَفْسِہٖ، وَجَعَلَ یَبْکِیْ بَیْنَ یَدَیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاعْتَنَقَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَجَعَلَ یَبْکِیْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا... ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: کَیْفَ لَا اُحِبُّ مَنْ قَدْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ؟

فَتَابَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَلَازَمَ عَبْدَ اللّٰہِ حَتّٰی تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ، وَاَخَذَ حَظًّا وَّافِرًا مِّنَ الْعِلْمِ حَتّٰی صَارَ اِمَامًا فِی الْعِلْمِ رَحِمَہُ اللّٰہُ.

زاذان کی توبہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ ایک دن کوفہ کے نواحی میں ایک جگہ پر ان کا گزر ہوا وہاں کچھ فاسق لڑکے مل کر شراب پی رہے تھے اور ان میں ایک گیت گانے والا بھی تھا اس کا نام زاذان تھا۔ وہ سرنگی بجا رہا تھا اور گیت گا رہا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سنی تو کہا: یہ آواز کیا ہی اچھی ہے کاش یہ اللہ کی کتاب کی تلاوت میں ہوتی اور اپنے سر پر چادر اوڑھی اور چل پڑے۔

زاذان نے ان کا یہ قول سنا تو کہا: یہ کون تھا؟

لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن مسعود تھے۔

اس نے پوچھا: انہوں نے کیا کہا؟

لوگوں نے کہا وہ کہہ رہے تھے کہ یہ کیا ہی اچھی آواز ہے کاش کہ یہ کتاب اللہ کی تلاوت میں ہوتی۔

تو وہ اٹھا اور سارنگی کو زمین پر مارا اور اس کو توڑ دیا پھر تیز چلا اور عبداللہ بن مسعود کو جالیا اور اپنی گردن میں رومال کو ڈال دیا اور عبداللہ بن مسعود کے سامنے رونے لگ گیا۔ عبداللہ بن مسعود نے اس کو گلے لگایا دونوں میں سے ہر ایک رو رہا تھا پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے کیوں نہ محبت کروں جس سے اللہ عزوجل محبت کرتا ہے؟

تو اس نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی توبہ کی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لازم کر لیا حتی کہ قرآن سیکھا اور علم کا کثیر حصہ اخذ کیا یہاں تک کہ وہ علم کا امام بن گیا اللہ اس پر رحم کرے۔

بُشْرٰی لِلتَّائِبِیْنَ

عَنْ اَبِیْ هُـرَیْـرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ عَبْدًا اَصَـابَ ذَنْبًـا فَـقَـالَ: یَـارَبِّ، اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِیْ. فَـقَـالَ رَبُّهٗ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهِ، فَغَفَرَ لَهٗ، ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اٰخَرَ، فَـقَالَ: یَارَبِّ، اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِیْ، فَقَالَ رَبُّهٗ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهِ، فَقَالَ رَبُّهٗ: غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ؛ فَلْیَعْمَلْ مَاشَاءَ. (متفق علیه)

قُلْ لِّلَّذِیْ اَلِفَ الذُّنُوْبَ وَاَجْرَمَا
وَغَدَا عَلٰی زَلَّاتِهٖ مُتَنَدِّمَا
لَا تَیْئَسَنْ مِنَ الْجَلِیْلِ فَعِنْدَنَا
فَضْلٌ یُّنِیْلُ التَّائِبِیْنَ تَكَرُّمًا
یَامَعْشَرَ الْعَاصِیْنَ جُوْدِیْ وَاسِعٌ
تُوْبُوْا وَدُوْنَكُمُ الْمُنٰی وَالْمَغْنَمَا
لَا تَقْنَطُوْا فَالذَّنْبُ مَغْفُوْرٌ لَّكُمْ
اِنِّی الْجَدِیْرُ بِاَنْ اَجُوْدَ وَاَرْحَمَا

توبہ کرنے والوں کے لیے بشارت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: ”بے شک ایک بندے نے گناہ کیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا ہے مجھے معاف کر دے تو اس کے رب نے کہا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے تو اس نے اس کو معاف کر دیا۔ پھر وہ رکا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر اس نے ایک اور گناہ کر لیا اور کہا اے میرے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف کر دے تو اس کے رب نے کہا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرتا ہے تو اس کے رب نے کہا: میں نے اپنے بندے کو معاف کیا پس وہ جو چاہے کرے۔

اس آدمی کو کہہ دو جو گناہوں سے مانوس ہو چکا ہے اور جرم کرتا ہے
اور اپنی لغزشوں پر وہ نادم ہو چکا ہے کہ تو اللہ جلیل کی ذات سے مایوس نہ ہو
ہمارے پاس مہربانی ہے جو توبہ کرنے والوں کو عزت دیتی ہے
اے نافرمانوں کی جماعت میری سخاوت وسیع ہے
توبہ کر لو تمہارے سامنے تمہاری آرزوئیں ہیں اور غنیمت ہے
تم مایوس نہ ہو، تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے
میں اس لائق ہوں کہ میں سخاوت کروں اور رحم کروں۔

اَلْمَصَادِرُ

مدارج السالكين. الفوائد. الجواب الكافى. لابن القيم.

صيد الخاطر. التبصرة لابن الجوزى.

التوابين لابن قدامة المقدسى.

التوبة. احمد عز الدين البيانونى.

التوبة الى اللّٰه صالح السدلان.

اريد ان اتوب ولكن محمد المنجد.

الفجر الصادق. عبد الملک القاسم.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان، قرآن وسنت کی تعلیم اور خدمت خلق کے کاموں میں 1994ء سے کوشاں ہے۔ الحمدللہ آج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں اسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں۔

شعبۂ تعلیم وتربیت : اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم اور طالبات کی تربیت وکردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- **تعلیم القرآن:** مکمل قرآن مجید کا لفظی ترجمہ وتفسیر، تجوید، حدیث وسیرت النبی ﷺ اور فقہ العبادات پر مبنی کورسز۔
- **تعلیم التجوید اور تحفیظ القرآن:** قرآن مجید کو درست پڑھنے اور حفظ کے کورسز ہیں۔
- **تعلیم الحدیث:** صحیح بخاری، ریاض الصالحین کے منتخب ابواب اور علوم الحدیث پر مبنی ہیں۔
- **روشنی کا سفر:** یہ کورس کم پڑھی لکھی لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل کورس ہے۔
- **روشنی کی کرن :** ناخواندہ خواتین ولڑکیوں کی تعلیم وتربیت کورس ہے۔
- **ریالٹی چیک :** انگریزی زبان میں ہفتہ وار تعلیمی پروگرام ہے۔
- **منارالاسلام :** بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے ہفتہ وار پروگرام اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے **مفتاح القرآن** پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔
- **فہم القرآن:** رمضان المبارک میں روزانہ ایک پارہ کے ترجمہ اور فہم پر مبنی پروگرام ہے۔
- **سمر کورسز:** گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر عمر کی خواتین کے لیے مختصر دورانیے کے کورسز۔
- **خط وکتابت کورسز:** بذریعہ خط وکتابت اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

شعبۂ نشرواشاعت : الھدیٰ پبلی کیشنز کے تحت مختلف موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس چھپوائے جاتے ہیں اور ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی قراءت، ترجمہ وتفسیر، حدیث وسیرت النبی ﷺ، مسنون دعاؤں اور روزمرہ زندگی کے مسائل سے متعلق رہنمائی پر مبنی آڈیو کیسٹس (Audio)، سی ڈیز (c.d) اور وی سی ڈیز (v.c.d) تیار کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق: کے تحت متعدد معاشرتی خدمات سرانجام دی جارہی ہیں مثلاً

- مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف
- رمضان المبارک میں راشن کی فراہمی
- عیدالاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی
- دینی وسماجی رہنمائی
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- قدرتی آفات کے موقع پر ممکنہ ضروری امداد
- کنوؤں کی کھدائی کے ذریعے خشک علاقہ جات میں پانی کی فراہمی

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

الہدیٰ پبلی کیشنز

پڑھیئے اور پڑھایئے

January to June 2014

نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	قسم	قیمت	آرڈر
1	قرآن مجید۔ لفظی ترجمہ (سفید پارہ) (اُردو)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	کتاب		
2	قرآن مجید کی منتخب آیات اور سورتیں (اُردو/انگلش)	الہدیٰ شعبہ تحقیق	〃		
3	قرآن مجید کی منتخب سورتیں (اُردو/انگلش)	〃	〃		
4	منتخب آیات قرآنیہ (اُردو)	〃	〃		
5	قرآن کریم اور اس کے چند مباحث (اُردو)	محمد ادریس زبیر	〃		
6	حدیث رسول ﷺ	〃	〃		
7	علم حدیث	〃	〃		
8	فقہ اسلامی	〃	〃		
9	شہر رمضان	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	〃		
10	والدین ہماری جنت	〃	〃		
11	وایاک نستعین (صبح وشام کے اذکار وحفاظت کی دعائیں) اُردو (4 سائز)	〃	〃		
12	قرآنی ومسنون دعائیں (2 سائز)	〃	〃		
13	قال رسول اللہ ﷺ	الہدیٰ شعبہ تحقیق	〃		
14	حسن اخلاق	〃	〃		
15	صدقہ وخیرات	〃	〃		
16	رب زدنی علما	〃	〃		
17	عربی گرائمر	〃	〃		
18	بیوگی کا سفر	امّ عثمان	〃		
19	میرا جینا میرا مرنا	〃	〃		
20	ابوبکر صدیقؓ	یاسمین خاکوانی	〃		
21	اسلامی عقائد	زبیدہ عزیز	〃		
22	العقیدة الواسطیه	الہدیٰ شعبہ تحقیق	〃		
23	فتنوں کے دور میں	الہدیٰ شعبہ تحقیق	کتابچہ		
24	حج بیت اللہ	〃	〃		
25	محمد ﷺ کے معمولات اور معاملات	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	〃		
26	شعبان المعظم	الہدیٰ شعبہ تحقیق	〃		
27	رجب اور شبِ معراج	〃	〃		
28	صفر کا مہینہ اور بدشگونی	〃	〃		
29	آخری سفر کی تیاری (اُردو)	〃	〃		
30	زاده راه (انگلش/اُردو)	〃	〃		
31	سفر کی دعائیں	〃	〃		
32	لبیک عمرہ	〃	〃		
33	حج وعمرہ رہنمائی اور دعائیں	〃	نیکلیس		
34	تکمیل قرآن کی دعائیں	〃	کتابچہ		
35	حسن بصریؒ	〃	〃		
36	پردیسی یا مسافر	〃	〃		
37	نماز باجماعت کا طریقہ	〃	پمفلٹ		
38	تیمّم	〃	〃		
39	نماز فجر کے لیے کیسے بیدار رہوں؟	〃	〃		
40	عشرہ ذوالحجہ اور کرنے کے کام	〃	〃		
41	عشرہ ذوالحجہ عیدالاضحٰی اور قربانی	〃	〃		
42	نماز استسقاء		پمفلٹ		
43	جمعہ کا دن		〃		
44	غسل میت اور کفن پہنانے کا طریقہ		〃		
45	درود وسلام۔ الصلاۃ علی النبی ﷺ		〃		
46	محرم الحرام		〃		
47	عیدالفطر		〃		
48	اظہار محبت کیسے؟		〃		
49	ان حالات میں کیا کریں؟		〃		
50	ہم دین کا کام کیوں کریں؟		〃		
51	ڈینگی بخار		〃		
52	پانی بچایئے		〃		
53	لبیک عمرہ		〃		
54	الہدیٰ ایک نظر میں		〃		
	کارڈز / پوسٹرز				
55	فہم القرآن میں مددگار دعائیں	الہدیٰ شعبہ تحقیق	کارڈ		
56	حصول علم میں مددگار دعائیں		〃		
57	حفاظت کی دعائیں		〃		
58	میت کی بخشش کی دعائیں		〃		
59	صالح اولاد کے لیے دعائیں		〃		
60	رنج وغم کے ازالہ کی دعائیں		〃		
61	رمضان کی دعائیں		〃		
62	تقویٰ کے حصول کے لیے دعائیں		〃		
63	نماز کے بعد کے مسنون اذکار		〃		
64	ذکر الٰہی		〃		
65	مقبول دعائیں		〃		
66	صبح وشام کے اذکار		〃		
67	تہجد کی دعا		〃		
68	آیات شفا		〃		
69	تکبیرات		〃		
70	استغفر اللہ		〃		
71	رشتوں کو جوڑیئے		〃		
72	استخارہ کب، کیوں اور کیسے؟		〃		
73	محرم الحرم پوسٹرز		پوسٹرز		
74	ماہ صفر 10 پوسٹرز		〃		
75	احادیث رسول ﷺ پر مبنی 12 پوسٹرز		〃		
76	ماہ رمضان اور روزے سے متعلق احادیث 29 پوسٹرز		〃		
77	ذوالحجہ کی فضیلت اور کرنے کے کام 22 پوسٹرز		〃		
78	دوائے شافی پوسٹرز		〃		
79	کھانے پینے کے آداب پوسٹر		〃		
80	شدت بھوک کے وقت کی دعا		〃		
81	کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی دعا		〃		

نمبر شمار	کارڈز/پوسٹرز	قسم	قیمت	آرڈر
82	ہر ماہ میں تین روزے	پوسٹرز		
83	قبول دعا کا موقع			
84	آیت الکرسی حفاظت کا ذریعہ	〃		
85	دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا	〃		
86	سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت	〃		
87	کامیاب لوگوں کے 8 زریں اصول	〃		
88	حضرت اسماعیلؑ کی قربانی	〃		
89	نماز جنازہ کا طریقہ	〃		
90	حالتِ حیض میں قرآن کی تلاوت کی رخصت	〃		
91	دعائے استفتاح	〃		
92	قومہ کی دعائیں	〃		
93	سجدے کی دعائیں	〃		
94	رکوع کی دعائیں	〃		
95	تشہد و درود کے بعد کی دعائیں	〃		
	اسٹکرز			
96	مختلف مواقع کی دعائیں	〃		
97	بک مارک	〃		
98	**انگلش پروڈکٹس** (نام کتاب و پمفلٹ)			
99	Word for Word Translation of the Qur'an (Blue Juz')	Book		
100	Selected Ayahs of the Qur'an	〃		
111	Selected Ayahs & Surahs of the Qur'an	〃		
102	Selected Surahs of the Qur'an	〃		
103	Al-Huda Student Guide	〃		
104	Reading & Writing book 1	〃		
105	Quranic & Masnun Supplications 2 sizes	〃		
106	Wa Iyyaka Nastaee'n and you alone we ask for help'	〃		
107	Qaala Rasul Allah ﷺ	〃		
108	Sadqah o Khairaat	〃		
109	Rabbi Zidni Ilma	〃		
110	The Month of Ramadan	〃		
111	Prophet Muhammad ﷺ A Mercy For Children	Booklet		
112	Prayers For Travelling	〃		
113	Muhammad ﷺ Habits and Dealings	〃		
114	Supplications for Hajj & Umrah	〃		
115	Peace & Blessings Upon Prophet Muhammad ﷺ	Pamp		
116	Friday-A Blessed Day	〃		
117	The Sacred Month of Muharram	〃		
118	Ten Blessed Days Of Zul-Hijjah	〃		
119	Ashrah-e-Zul-Hijjah-Things To Do	〃		
120	The Hidden Pearls	Pamp		
121	New Year	〃		
122	Fasting in Ramadan	〃		
123	True Love	〃		
124	Tayammum	〃		
125	Supplications for Attaining Taqwa	〃		
126	Astaghfirullah	〃		

نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	قسم	قیمت	آرڈر
127	Masnun Supplications After Salah		〃		
128	Prayers for Attaining Knowledge		〃		
129	Supplications for Protection		〃		
130	Remembrance of Allah		〃		
131	Supplications for Righteous Children		〃		
132	Supplications for Ramadan		〃		
133	Supplications for the Forgiveness of the		〃		
134	Supplications for sorrow & distress				
135	Supplications at the time of severe hunger		Poster		
136	Takbeeraat				
137	**ہمارے بچے**		کتاب		
138	رمضان سے ذوالحجہ		〃		
139	مسلم ہیروز (رہنمائے اساتذہ)		〃		
140	میری نماز (رہنمائے اساتذہ)		〃		
	مفتاح القرآن نصاب برائے ناظرہ وحفظ		〃		
141	رمضان سے ذوالحجہ		〃		
142	مسلم ہیروز		flash cards		
143	بچے چھٹیاں کیسے گزاریں		پمفلٹ		
144	Ramadan Mubarak(Planner) (2 size)				
145	Miftah Al Quran(Quranic Recitation)		〃		
146	Miftah Al Quran(Student's Diary)				
147	Laylat Al-Qadr activity book		〃		
148	**متفرقات**		〃		
149	Al-Huda Writing pad (2 sizes)		〃		
150	کفن پیک / گاؤن / سکارف / الھدیٰ چٹ پیڈ				
151	**نئی مطبوعات**	New Release	〃		
152	سونے جاگنے کے آداب واذکار	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	کتاب		
153	كَيْفَ تَنْجُو مِنْ مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ		〃		
154	الاربعون النووية		〃		
155	سونے جاگنے کے اذکار		کارڈ		
156	فہرس باسماء السور		〃		
157	الاسماء الحسنٰی		〃		
158	شفاء کی دعائیں		〃		
159	سفر کی دعائیں		〃		
160	Prayers for Healing		Booklet		
161	Ayat Al-Kursi - A source of protection		Card		
162	A Precious Moment for Du'a		Card		
163	دعا کیجیے		Book		
164	احادیث پوسٹرز		Posters		
165	صلوۃ ٹائم My Prayer Tree		Booklet		
166	اياك نستعين	نظر ثانی شدہ	Book		
167					

بسم الله الرحمٰن الرحيم

Al-Huda – At a Glance

Established in 1994, Al-Huda International Welfare Foundation is a registered non-profit organization working to promote authentic Islamic knowledge. Free of any political influence and sectarianism, Al-Huda aims to present a true understanding of the Qur'an and Sunnah and strives for the welfare of the society.

The branches of Al-Huda provide several structured Academic and Social Welfare programs, from community outreach to online courses. A variety of publications and multimedia products are also widely available.

Al-Huda Institute began its first educational program in Islamabad catering to students of all ages and backgrounds. The various courses offered not only increase the students in their awareness and strengthen their knowledge but also help them find inner peace, develop good character and consciously serve humanity by applying and conveying the knowledge they have learnt.

Al-Huda reaches out to the community through various well-arranged welfare services including: Educational Sponsorships, Assistance for Self Employment, Monthly Financial Assistance, Marriage Bureau, Religious and Social Counseling, Funeral Support Services, Ramad¦a›n Services, Collective Sacrifices on Eid al-Ad¦h¦a, Water Supply Service, Monthly Ration and Clothes, Free Medical Camps, Emergency Relief etc.

For further information please visit our web sites:

www.alhudapk.com **www.farhathashmi.com**
www.alhudainstitue.ca

PAGE 26

Causes for excessive speech

Know that there are many reasons for talking too much of which some are:

1. Arrogance, pride and self-conceit.
2. Disease of the heart which is born of weakness in faith.
3. Ostentation and effort to draw people's attention.
4. Superficial knowledge, and the belief that he has mastered many branches of knowledge although he has only scratched their surface.
5. Considering others inferior and worthless and not giving any importance to what they have.
6. The desire to talk – something which afflicts a lot of people.

PAGE 28

Harm of Excessive Speech

As for the harm in talking excessively, there are too many and some of them are given below:

1. It leads to lying and the biggest one of these is attributing a lie upon Allah and His Messenger fi by declaring Allah's prohibited as permissible and His permissible as prohibited.
2. It leads to deceiving Muslims.
3. It leads to malice and enmity between people.
4. It leads to a loss in the ability to accept advice from others and a tendency to insult the person advising.
5. It leads to arriving at wrong conclusions, which is a result of not paying careful attention to what is being said and indeed brings destruction and dangerous consequences for the individual and society.
6. It leads to hiding the truth and publicizing falsehood.

PAGE 30

7. It leads to animosity between people.
8. It leads to fuelling the flames of discord, disputes and war. Indeed it has been said: before wars come words.

We ask Allah ‹ to show us our faults and we praise and show gratitude to Allah in all circumstances.

The Prophet fi said: “When the son of Adam gets up in the morning, all the limbs humble themselves before the tongue and say: 'Fear Allah for our sake because we are with you: (i.e., we will be rewarded or punished as a result of what you do) if you are straight, we will be straight; and if you are crooked, we will become crooked.’" [*Al- Tirmidhi*, Graded *Hasan* by Al-Albani]

And sometimes the talkative person thinks that his words will not result in any harm although it could ruin him in ways that he does not even realize. The evidence of this is in the words of the Prophet fi : “A person utters a word thoughtlessly (i.e., without thinking about its being good or not) and, as a result of this, he will fall down into the fire of Hell deeper than the distance between the east and the west." [Agreed Upon by Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī & *Ṣaḥīḥ Muslim*]

This is the consequence of just one thoughtlessly-uttered word, so what will be the fate of a person who never stops talking?

| PAGE 24

If the talkative person reflected on his state of affairs, then for the salvation of his soul, he would practice silence and refrain from arguing about matters that are not his field of expertise. Verily, the Prophet fi has said: “Whoever is silent, he is saved”. [*Al-Tirmidhī*, Graded *Sahih* by Al-Albani]

The Messenger of Allah fi said, "It is from the excellence of (a believer's) Islam that he should shun that which is of no concern to him". [*Al-Tirmidhī*, Graded *Hasan le Ghairihi* by Al-Albani]

A talkative person indulges in all kinds of meaningful and meaningless talk. Furthermore, his speech relies on hearsay, commonly circulated news and false rumors. Indeed the Prophet fi has said: "Allah has hated for you three things: -1. Vain talks, (useless talk) that you talk too much or about others. -2. Wasting of wealth -3. And asking too many questions”. [Agreed Upon by *Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī* & *Ṣaḥīḥ Muslim*]

So O my Muslim brother, if there are so many dangers inherent in talking, then it is only sensible for you to beware of its consequences, and that you do not indulge in meaningless conversation, and do not talk except in matters that concern you. Do not speak except with truth, fairness and courtesy. And do not interfere in arguments on matters outside your own area of expertise. And become a good listener because you have two ears and one tongue.

Allah's Messenger fi said, "Whoever can guarantee (the chastity of) what is between his two jaw-bones and what is between his two legs (i.e. his tongue and his private parts), I guarantee Paradise for him." [Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī]

| PAGE 18

[In the above-mentioned hadith] *'Lahyay'* [لِحييهِ] is the dual of *'lahyin'* [لِحىٍ] and it means 'the two jaw bones on the sides of the mouth'.

And [بمابينهما] 'what is between them' refers to 'the tongue'.

The Messenger of Allah fi said: "For whomever Allah protects against the evil of what is between his jaws and the evil of what is between his legs, he shall enter Paradise." [*Al-Tirmidhī*].

The Prophet fi has explained that the tongue's deviation from the state of correctness and transgression from Islamic rules of speech is evidence of a diseased heart and weakness of faith. One's speech is an outward expression of one's inner self. Indeed, faith consists of both words and actions, increasing with obedience and decreasing with disobedience.

The Prophet fi said: "The faith of a servant is not upright until his heart is upright, and his heart cannot be upright until his tongue is upright". [*Musnad Aḥmad*, graded *Ḥasan* by Al-Albani]

| PAGE 20

The Prophet fi said: "Whoever believes in Allah and the Last Day, should speak what is good or keep silent." [Agreed Upon by Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī & *Ṣaḥīḥ Muslim*]

The Prophet fi said to Ma'adh bin Jabal ÿ : "Shall I not inform you of the head of the matter, its pillar and its peak?" I said, "Yes, O Messenger of Allah fi ." He fi said, "The head of the matter is Islam, its pillar is the prayer and its peak is jihad." Then he fi said, "Shall I not tell you of the foundation of all of that?" I said, "Yes, O Messenger of Allah fi ." So he took hold of his tongue and said, "Restrain this." I said, "O Prophet of Allah fi , will we be taken to account for what we say with it?" He fi said, "May your mother be bereaved of you, O Ma'adh! Is there anything that throws people into the Hellfire upon their faces — or: on their noses — except the harvests of their tongues?" [*Aḥmad & al-Tirmidhī*, who said it was *Hasan Sahih*]

| PAGE 22

Of the dangers of the tongue is this: that all the body parts plead their helplessness before the tongue and it is apparent that they are subservient to it, and follow its lead in good and evil. For this reason they plead with it to be God-fearing and upright.

cannot even recite properly, and quotes them out of context, presenting them as though it is his independent juristic deduction. So if he has not even reached the level of correct recitation [of the Qur'an], then how can he have attained any degree of juristic deduction or ability of extracting a legal ruling?

Then he starts opinionating in the field of Arabic literature and critiques classical poetry, drawing comparisons between the likes of Abi Tamam and al-Mutanabbi (poets) as if he is one of the leading men of letters and critics of his times.

| PAGE 14

Then you will find him speaking about medicine and engineering, mathematic (or: also sports), politics, astronomy, space sciences, water shortage in desert regions and global climate change as if he is a leading expert of these disciplines. However, the fact is that his share of knowledge in these fields is worthless, and he is in reality motivated by a desire to talk and impress others. Moreover, he shows complete disregard for the etiquettes of speech or any courtesy. Nor does he give anyone other than himself the opportunity to express their opinions. But instead hastens to prove other's opinions wrong and reject it before even giving them a proper hearing. This establishes the disease of his heart – as if he is out to avenge himself, and shows that he is least interested in truth being established or to accept it from anyone else.

And an overly loquacious person [*Tharthār*] often causes unjustness to others and lowers their status, when the Prophet ﬁ has said: *“*A (true) Muslim is one from whose tongue and hand the Muslims are safe” [Agreed Upon by *Ṣaḥīḥ Bukhāri* & *Ṣaḥīḥ Muslim*]

| PAGE 16

This is why the Prophet ﬁ has commanded us to guard the tongue and to use it only for beneficial things, and for such purposes that attracts goodness towards the speaker and others.

‘Uqbah bin ‘Aamir ÿ narrated: "I said: 'O Messenger of Allah ﬁ ! What is the means to salvation?' He said: 'That you control your tongue, suffice yourself your house, and cry over your sins.'" [*Abū Dāwūd* & *al-Tirmidhī*, graded *Sahih le Ghairihi* by Al-Albani]

And the Prophet ﬁ said: “Good news is for him who controlled his tongue and his house was sufficient for him and he wept over his sins.” [*Al-Tabarāni*, graded *Hasan le Ghairihi* by Al-Albani]

And the Prophet ﬁ informed us that whoever controlled his speech and guarded his tongue will be successful in attaining his Lord's Paradise.

guard prepared to write it down immediately and he does not omit a single word, alphabet or punctuation mark, as Allah ‹ says:

“And indeed, [appointed] over you are keepers; noble and recording. They know whatever you do”. [Al-'Infiţār: 10-12]

So O Muslim brother! Why do you ruin yourself with idle chatter and excessive talk, and waste time in 'he said this and she said that' and 'this was said and that is said'?

Is it not sufficient for you to focus on your own faults and strive to reform them?

Is it not sufficient for you to fulfill the obligations that Allah has placed upon you and refrain from that which He has prohibited you from, and gain knowledge of those things that have been made mandatory upon you to learn?

Is it not sufficient for you that you spend your time in the obedience of Allah, and fill your life with the remembrance of Allah and the recitation of His Book?

Is it not enough for you to say: “I do not know” about that which you have no knowledge?

PAGE 10

Do you not know that the Prophet ﬁ has prohibited idle chatter and excessive speech?

The Prophet ﬁ said: “Indeed the most beloved among you to me, and the nearest to sit with me on the Day of Judgment is the best of you in character. And indeed, the most disliked among you to me, and the one sitting furthest from me on the Day of Judgment are the *Tharthārun* [the garrulous], and the *Mutashaddiqun* [the exaggerators] and the *Mutafaihiqun*." They [the Companions Ì] said: "O Messenger of Allah ﬁ ! We know about the *Thartharun*, and the *Mutashaddiqun*, but what about the *Mutafaihiqun*?'" He ﬁ said: "The arrogant.” [*Al-Tirmidhī*, graded as *Şahīh le Ghairihi* by Al-Albani]

'Al-Mutashaddiq' [المتشدق'] is 'one talks with his lips puffed and contorted pretentiously, pompous and arrogant, trying to prove his superiority over others'.

'Al-Mutafaihiq' [المتفيهق] has the same meaning.

PAGE 12

Despite the Prophet's ﬁ severe warning against idle prattle and boastful talk, pride and arrogance, we see that many people do not refrain from excessive talk nor talking about matters that they are unable to perform well. Of them, you will find one who talks about religious matters as if he is Ibn Taymiyyah or Ibn ul Qayyim or Ibn Hajr or Imam Nawawi. And makes references to such Quranic ayahs which he

PAGE 4

In the name of Allah, the Entirely Merciful, the Especially Merciful.

DON'T BE A CHATTERBOX

All praise is for Allah as He deserves to be praised, and may the peace and blessings of Allah be upon His Prophet and slave fi , and upon those who follow him, and upon His party till the Day of Judgment. And after that…

Indeed, excessive talking is a serious disease and a dangerous ailment that afflicts many people. It has caused them to deviate from the straight path, and led them to wander aimlessly in a wasteland of heedlessness, false ideas and foolish thoughts.

'Al-Tharatharah' [الثَّرثرة] refers to 'excessive talk that is a confused medley of words, that exceeds established limits, is unrestrained and uncontrolled, and which Islamic Law (*shariah*) disallows because of its adverse effect on individuals and society'.

PAGE 6

Allah < says: "And do not pursue that of which you have no knowledge. Indeed, the hearing, the sight and the heart - about all those [one] will be questioned". [Al-Isrā' : 36]

* Ibn Abbas ÿ said: "(This ayah means) **do not say** (anything of which you have no knowledge)."

* Al-Awfi said: "Do not accuse anyone of that of which you have no knowledge."

* Muhammad bin Al-Hanafiyyah said: "It means bearing false witness."

* Qatadah said: "Do not say,
- `I have seen', when you did not see anything, or
- `I have heard', when you did not hear anything, or
- `I know', when you do not know,

for Allah will ask you about all of that."

Ibn Kathir says: "In conclusion, what they said means that Allah forbids speaking without knowledge and only on the basis of suspicion, which is mere imagination and opinion". [Tafsir Ibn Kathir]

And Allah < says: "Man does not utter any word except that with him is an observer prepared [to record]". [Qāf (The Letter "Qaf"): 18]

PAGE 8

Meaning, the son of Adam ÿ does not utter anything, except there is an attentive

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا تَكُنْ ثَرْثَارًا

DON'T BE A CHATTERBOX

Tum Kab Tawbah Karo Gay?

أَيُّهَا المُقَصِّرِ مَتَىٰ تَتُوبُ

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

05010097